مؤلف

حضرت مولانا ثمیر الدین قاسمی صاحب دامت برکاتہم

کلکیولیٹر سے 2 منٹ میں وراثت تقسیم کریں
اور 10 منٹ میں پورا مناسخہ حل کرلیں

ناشر

مدرسہ ثمرۃ العلوم

گھُٹّی، جھارکھنڈ، انڈیا

نام کتاب.............................ثمرۃ المیراث
نام مؤلف.....................مولانا ثمیر الدین قاسمی
ناشر.............................مدرسہ ثمرۃ العلوم گھٹّی
نگراں.....................مولانا مسلم قاسمی سینپوری
طباعت باراول........ ....مئی ۲۰۱۱ء
پرنٹر.....................ایچ، ایس، پرنٹر، دہلی فون،

مؤلف کا پتہ

Maulana Samiruddin Qasmi

70 Stamford Street , Old trafford

Manchester,England -M16 9LL

Tel 00 44(0161) 2279577

ناشر کا پتہ

مولانا ابوالحسن صاحب ناظم مدرسہ ثمرۃ العلوم

At Sirsi PO Kusmahara

Via Mahagama

Dist Godda Jharkhand

INDIA Pin 814154

Tel 0091 9955 864985

انڈیا میں ملنے کے پتے

امارت شرعیہ ، پھلواری شریف
ضلع پٹنہ ,
بہار
pin 801505
Tel 0612,2555014

مفتی رشید صاحب لاجپوری
مقام، پوسٹ لاجپور
ضلع سورت , گجرات
pin 394235
Tel 0992 5988718

مولانا مسلم صاحب دہلی
امام مسجد بادل بیگ
بازار سرکی والان 5005
حوض قاضی، دہلی
Pin 110006
Tel 09891 213348

مدرسہ ثمرۃ العلوم، گھٹّی

ضلع گڈّا، جھارکھنڈ، انڈیا

حضرت مولانا ثمیر الدین صاحب دامت برکاتہ، کا گاؤں گھٹّی ہے اس میں کافی زمانے سے مکتب چل رہا ہے جس میں دو اساتذہ خدمت انجام دیتے ہیں، گاؤں کے سبھی بچے اس میں دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں، یہ طلبہ کم وبیش ۷۰ ہوتے ہیں، اور اللہ رقم سے اس کے اخراجات پورے کئے جاتے ہیں۔ الحمد للہ اس میں پڑھے ہوئے طلبہ کئی درجن حافظ اور عالم بنے اور ملک کے مختلف گوشے میں خدمت انجام دے رہے ہیں، اس مکتب کی وجہ سے اس گاؤں کی دینی فضا کافی اچھی ہے۔

یہاں کے ذمہ دار حضرات کی دیرینہ خواہش تھی کہ اس مکتب کی جانب سے حضرت مولانا کی کتاب شائع ہو، تاکہ یہ مکتب بھی اس عظیم کار خیر میں شامل ہو جائے، چنانچہ اسی خدمت کے جذبے سے ثمرۃ المیراث شائع کی جارہی ہے، اور اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ اس کو شرف قبولیت سے نوازے۔ اور اجر آخرت کا ساماں ہو جائے، آمین یا رب العالمین

ناظم، مدرسہ ثمرۃ العلوم، گھٹّی

۱۱/ ۴/ ۲۰۱۱ء

﴿ثمرۃ المیراث کی خصوصیات﴾

1......اس کتاب سے ہر عامی آدمی بھی اپنے خاندان کی وراثت تقسیم کرسکتا ہے

2......اس کتاب میں 24 سوالات قائم کرکے اس کا پورا حساب بنایا گیا ہے، آپ کا مسئلہ جس سوال کے مناسب ہو آپ اس کو منتخب کرکے اپنے خاندان کی وراثت خود تقسیم کرلیں

3......اس میں رد کے لئے 7 سوال قائم کئے گئے ہیں، تاکہ طلبہ مسئلہ رد کا مشق کرلیں

4......اس میں عول کے لئے 4 سوال قائم کئے گئے ہیں، تاکہ طلبہ عول بنانا سیکھ جائیں

5......اس میں مناسخہ کے لئے 1 سوال قائم کیا گیا ہے، تاکہ طلبہ مناسخہ سیکھ لیں۔

6......جس کی زیادہ پڑتی ہے اس کو پہلے لایا ہے، مثلا بیٹے کی وراثت تقسیم کرنے کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے اس لئے بیٹے کے احوال پہلے لائے، اور اس کے لئے سوال بھی پہلے قائم کیا گیا ہے۔

7......جسکی ضرورت بہت کم پڑتی ہے، جیسے خنثی مشکل، اس کی بحث نہیں لایا

8......14 وارثوں کے احوال کو تفصیل سے بیان کیا ہے جنکی سخت ضرورت تھی

9......تمام حساب کو کلکیولیٹر سے سیٹ کیا گیا ہے، تاکہ حساب بنانے میں آسانی ہو۔

10......اس طرز میں، تصحیح، تداخل ، تبائن، وغیرہ کی ضرورت نہیں پڑتی ہے۔

11......اس طرز میں وراثت دو منٹ میں تقسیم ہوجاتی ہے

12......اس طرز میں مناسخہ دس منٹ میں حل ہوجاتا ہے، اور بہت آسان ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿کتاب لکھنے کا داعیہ﴾

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔امابعد

کچھ اہم قسم کے مفتیان کرام سے ملاقات ہوئی، میں نے انکو نئے طریقے سے وراثت تقسیم کرنے کا طریقہ بتایا تو وہ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ پرانا طریقہ واقعی مشکل ہے اور طلبہ کے لئے پریشان کن ہے اور مناسخہ بنانے میں کافی وقت لیتا ہے اس لئے ایسا طریقہ ایجاد کردیا جائے جو آسان ہو اور کم وقت میں مناسخہ حل ہو جائے ،تو بہت بہتر ہوگا۔

چنانچہ اسی خدمت کے لئے اس کتاب کو آسان انداز میں لکھی گئی ہے اور اتنا آسان کیا گیا ہے کہ تھوڑی توجہ دینے کے بعد وراثت کی ساری قسمیں سمجھ میں آجاتی ہیں، اس طرز میں تصحیح کی بھی ضرورت نہیں پڑتی ہے،اور نہ تداخل اور تبائن جیسے مشکل حساب کرنے کی ضرورت پڑتی ہے، بلکہ ہر مسئلے کو فیصد بنا کر سیٹ کرلیں، اسی طرح مناسخہ میں لمبے چوڑے حساب کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہر بطن کی وراثت تقسیم کردیں، اور ساتھ ہی اس کی پوری جائداد تقسیم کردیں، اور اس بطن والوں کو جو کچھ ملا ہے وہ اگلے بطن والوں پر تقسیم کردیں اس طرح پورا مناسخہ دس منٹ میں حل ہو جاتا ہے۔

جن صورتوں کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے ان کو پہلے لایا، اور جنکی ضرورت کم پڑتی ہے انکو بعد میں لایا۔، اور جنکی ضرورت بہت کم پڑتی ہے، جیسے خنثی مشکل کی ضرورت بہت کم پڑتی ہے اس کو چھوڑ دیا، تاکہ طلبہ کو بلا وجہ سمجھنے کی پریشانی نہ ہو۔

جنکی بہت زیادہ ضرورت پڑتی تھی ان 14 وارثین کے احوال کو بہت تفصیل سے ذکر کیا، اور کافی پھیلا کر لکھا، اور ہر حصے کی دلیل بھی آیت اور حدیث سے دی تاکہ بات مضبوط ہو جائے اور دلیل کے ساتھ حصے ذہن نشین ہوں۔

پھران چودہ وارثین کے لئے 24 سوالات بنائے اوراس کے جوابات تفصیل سے بنائے تا کہ سوال بنانے کا اوروراثت تقسیم کرنے کا طریقہ آجائے۔

ہرجواب میں یہ پانچ باتیں ملحوظ ہیں۔

[1]وراثت کی تقسیم۔۔اس میں ہروارث کی وراثت تقسیم کی ہے۔

[2]جائداد کی تقسیم۔۔ میت نے جوروپیہ چھوڑا ہےاس کوکس طرح تقسیم کیا جائے اس کو پورے طور پر سمجھایا ہے۔

[3]اگراس میں رد ہےتو یہ عنوان قائم کیا کہ,رد کیسے بنا، پھر رد بنانے کا پورا طریقہ سمجھایا ہے۔

[4]اگراس میں عول ہےتو یہ عنوان قائم کیا کہ,عول کیسے بنا، پھرعول بنانے کا طریقہ سمجھایا ہے۔

[5]تفصیل سمجھیں، کے عنوان سے وراثت کی تقسیم، جائداد کی تقسیم، رد،عول سب کودوبارہ پوری تفصیل سے سمجھایا ہے،گویا کہ ایک ایک بات کوتین تین مرتبہ سمجھانے کی کوشش کی ہے۔

چونکہ اس کتاب کا انداز بالکل نیا ہےاس لئے سمجھانے کی یہ ساری کوششیں کی گئی ہیں۔

آخیر میں مناسخہ بنانے کا طریقہ سمجھایا ہے۔اس کے لئے ایک مثال دی ہے،جس سے پوری بات سمجھ میں آجاتی ہے۔

رداورعول خاصا مشکل ہیں،اس لئے رد کے لئے 7 مثالیں دیں،اورعول کے لئے 4 مثالیں دیں تا کہ طلبہ رداورعول بنانا سیکھ لیں

سوالات اس انداز سے قائم کیا ہے کہ کوئی عامی آدمی بھی اپنا مسئلہ اس پر فٹ کر کے خود اپنے خاندان کی وراثت تقسیم کرنا چاہےتو بہت آسانی سے کرسکتا ہے۔

یہ کتاب وکیلوں کے لئے بھی مفید ہے کہ وہ آسانی سے مقدمہ کرنے والے کی وراثت تقسیم کر کے دے سکتا ہے۔

بہت سے حضرات ایسے بھی ہیں جوسراجی کا شوق رکھتے ہیں، کیونکہ وہ اصل کتاب ہے،اس لئے

احوال ذوی الفروض۔۔عصبات۔۔ذوی الارحام۔۔اور حجب کا نچوڑ پیش کر دیا گیا ہے، تاکہ سراجی کی پوری تفصیل بھی سامنے رہے، اور کسی کو تشنگی باقی نہ رہے۔

میرے طریقہ کار میں تصحیح، توافق، تداخل، تبائن کا طریقہ نہیں آتا ہے، کیونکہ تمام حسابات فیصد سے کئے جاتے ہیں اور کلکیو لیٹر کے ذریعہ 100 سے حساب کرتے ہیں، اس لئے تصحیح وغیرہ کی بحث چھوڑ دی گئی ہے۔

گزارش :

یہ کتاب سراجی کا نچوڑ ہے، لیکن بالکل نئے انداز کی ہے اس لئے اس میں غلطی کا کافی امکان ہے، اہل علم کی خدمت میں مودبانہ گزارش ہے کہ وہ غلطی کی نشاندہی کریں، میں اس کا شکر گزار ہوں گا اور ان شاء اللہ اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر لی جائے گی

شکریہ

حضرت مولانا مسلم قاسمی صاحب سینپوری سلمہ نے کتاب کی چھپائی کے وقت نگرانی کی ہے میں ان کا شکر گزار ہوں۔ خداوند قدوس ان حضرات کو پورا پورا بدلہ عطا فرمائے۔

اللہ تعالی اس کتاب کو قبولیت سے نوازے اور ذریعۂ آخرت بنائے۔اس کے طفیل سے ناچیز کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور کمی کوتاہی کو معاف فرمائے۔آمین یارب العالمین۔

ثمیر الدین قاسمی غفرلہ سابق استاد حدیث جامعہ اسلامیہ، مانچیسٹر و چیرمین مون ریسرچ سینٹر، یوکے ۸ /۴/ ۲۰۱۱ء	Samiruddin Qasmi 70 Stamford Street, Oldtrafford, Manchester ,England, M16 9LL Tel (0044) 0161 2279577

﴿یہاں سارا حساب 100 سے کیا جائے گا۔﴾

اس کتاب میں سارا حساب 100 سے کیا جائے گا، کیونکہ کلکیو لیٹر 100 کا حساب کرتا ہے۔
کبھی بھی آٹھ سے یا بارہ سے یا چوبیس سے حساب نہیں کیا جائے، آپ اس حساب کو بھول جائیں

(1)......: مثلا بیوی کو آٹھواں دینا ہوا تو 100 کا آٹھواں 12.5 دیا جائے گا

(2)......: شوہر کو چوتھائی دینا ہوا تو 100 کی چوتھائی 25 دیا جائے گا۔

(3)......: اولاد ہونے کی شکل میں شوہر کو آدھا دینا ہوا تو 100 کا آدھا 50 دیا جائے گا۔

(4)......: ماں کو تہائی دینی ہو تو 100 کی تہائی 33.33 دیا جائے گا۔

(5)......: دو بہنوں کو دو تہائی دینا ہو تو 100 کی دو تہائی 66.66 دیا جائے گا

(6)......: ولا د ہونے کی شکل میں ماں کو چھٹا دینا ہو تو 100 کا چھٹا 16.66 دیا جائے گا۔

سو سے آٹھواں، اور چوتھائی، اور آدھا، اسی طرح ایک تہائی، اور دو تہائی اور چھٹا حصہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ

(1)......: 100 میں 8 سے تقسیم دیں تو سو کا آٹھواں حصہ 12.5 نکل جائے گا۔

(2)......: ہ100 میں 4 سے تقسیم دیں تو سو کا چوتھائی حصہ 25 نکل جائے گا

(3)......: 100 میں 2 سے تقسیم دیں تو سو کا آدھا حصہ 50 نکل جائے گا

(4)......: 100 میں 3 سے تقسیم دیں تو سو کی ایک تہائی حصہ 33.33 نکل جائے گا

(5)...... 100 کی ایک تہائی 33.33 کو 2 سے ضرب دیں تو 66.66 دو تہائی نکل جائے گی

(6)......: 100 میں 6 سے تقسیم دیں تو سو کا چھٹا حصہ 16.66 نکل جائے گا

﴿ان 4 آدمیوں کو وراثت نہیں ملے گی﴾

[1] میت مسلمان ہو اور اس کا وارث کافر ہو تو کافر کو وراثت نہیں ملے گی۔ اسی طرح میت کافر ہو اور اس کا وارث مسلمان ہو تو مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوگا۔

دلیل: اس حدیث میں ہے کہ کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوگا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوگا۔ **عن اسامة بن زيدؓ ان النبی ﷺ قال لایرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم** (بخاری شریف، باب لا یرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم، ص ۱۱۶۷، نمبر ۶۷۶۴/ مسلم شریف، باب لا یرث المسلم الکافر ولا یرث الکافر المسلم، ص ۷۰۵، نمبر ۴۱۴۰/۱۶۱۴) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوگا (۲) دوسری حدیث میں ہے۔ **عن جابر عن النبی ﷺ قال لا یتوارث اهل ملتین**۔ (ترمذی شریف، باب لا یتوارث اھل ملتین، ص ۴۸۴، نمبر ۲۱۰۸) اس حدیث میں ہے کہ دو مختلف دین والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے۔

[2] وارث قتل کردے تو قاتل کو مقتول کی وراثت نہیں ملے گی

دلیل: (۱) اس نے قتل کر کے مقتول کا مال جلدی حاصل کرنا چاہا تو شریعت نے اس کو وراثت سے ہی محروم کر دیا۔ (۲) حدیث میں ہے کہ قاتل وارث نہیں بنے گا۔ حدیث کا ٹکڑا یہ ہے۔ **عن عمر بن شعیب عن ابیه عن جده قال کان رسول الله ﷺ ... وقال رسول الله لیس للقاتل شیء وان لم یکن له وارث فوارثه اقرب الناس الیه ولا یرث القاتل شیئا** . (ابوداؤد شریف، باب دیات الاعضاء، ص ۶۴۵، نمبر ۴۵۶۴، کتاب الدیات/ ترمذی شریف، باب ماجاء فی ابطال میراث القاتل، ص ۴۸۴، نمبر ۲۱۰۹) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل وارث نہیں ہوگا۔

[3] اختلاف دارین ۔ میت دار الاسلام میں ہے اور وارث دار الحرب میں ہے تو دار الحرب والے کو وراثت نہیں ملے گی

دلیل :(۱) وراثت کے حقدار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہاں جا کر لے، اور دار الحرب سے جنگ چل رہی ہے اس لئے وہاں جا کر نہیں لے سکے گا، اس لئے وراثت دینے میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔(۲) اس آیت میں اس کا اشارہ ہے۔ **یا ایھا الذین آمنوا اذا جاء کم المومنات مھاجرات فامتحنوھن اللہ اعلم بایمانھن فان علمتموھن مومنات فلا ترجعوھن الی الکفار لا ھن حل لھم ولا ھم یحلون لھن وأتوھم ما انفقوا ولا جناح علیکم ان تنکحوھن اذا اتیتموھن اجورھن ولا تمسکو بعصم الکوافر**. (آیت ۱۰، سورۃ الممتحنۃ ۶۰) اس آیت میں ہے کہ عورت کو دار الحرب نہ بھیجے، اس کے اشارے استدلال کیا جا سکتا ہے کہ مسلمان دار الحرب کے مورث کا وارث نہیں ہوگا۔(۳) مکہ مکرمہ جب تک دار الحرب رہا مدینہ طیبہ کے مہاجرین اہل مکہ کے وارث نہیں بن سکے۔

[4] غلام، اور باندی کو جو کچھ ملے گا وہ آقا کا ہو جائے گا، اس لئے وہ وارث نہیں بنے گا۔ اور وہ مرے گا تو اس کا مال آقا کا ہو جائے گا اس لئے اس کی وراثت کسی اور کو نہیں ملے گی۔

دلیل (۱) حدیث میں ہے کہ غلام کا مال بائع کا ہوگا یا مشتری کا ہوگا اس لئے کوئی اس کا وارث نہیں بن سکتا۔ **عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ... ومن ابتاع عبدا ولہ مال فمالہ للذی باعہ الا ان یشترط المبتاع** (بخاری شریف، باب الرجل یکون لہ ممر او شرب فی حائط او فی نخل، ص ۳۸۲، نمبر ۲۳۷۹)

(۳) اس قول صحابی میں ہے کہ غلام وارث نہیں بنے گا۔ **ان علیا کان یقول فی المملوکین واھل الکتاب لا یحجبون و لا یورثون** (مصنف ابن ابی شیبۃ، ۲۳ فی المملوک واھل الکتاب من قال لا تحجبون ولا یورثون، ج سادس، ص ۲۵۳، نمبر ۳۱۱۳۷)

﴿وراثت تقسیم کرنے سے پہلے یہ 3 چیزیں ادا کی جائیں گی﴾

[1] میت کے مال سے سب سے پہلے کفن اور دفن کا انتظام کیا جائے گا

[2] اس کے بعد اگر اس پر قرض ہے تو وہ ادا کیا جائے گا۔

[3] اس کے بعد اگر وصیت کی ہے تو اس کے تہائی مال میں سے وصیت پوری کی جائے گی۔

[4] اس کے بعد اس کی وراثت تقسیم ہوگی

دلیل: اس قول تابعی اور حدیث میں ہے کہ کفن پہلے دیا جائے گا۔ قال ابراھیم یبدأ بالکفن ، ثم بالدین ، ثم بالوصیة ، قال سفیان اجر القبر و الغسل ھو من الکفن عن سعد عن ابیه .....قتل مصعب بن عمیر و کان خیرا منی فلم یوجد له ما یکفن فیه الا بردة و قتل حمزة او رجل آخر خیر منی فلم یوجد له ما یکفن فیه الا بردة ۔(بخاری شریف، باب الکفن من جمیع المال، ص ۲۰۳، نمبر ۱۲۷۴)

دلیل: قرض اور وصیت ادا کرنے کی دلیل یہ آیت ہے ۔ فان کان له أخوة فلأمه السدس من بعد وصیة یوصی بها أو دین أبائکم و أبنائکم لا تدرون أیهم أقرب لکم نفعا فریضة من الله ان الله کان علیما حکیما ٥ و لکم نصف ما ترک أزواجکم ان لم یکن لهن ولد فان کان لهن ولد فلکم الربع مما ترکن من بعد وصیة یوصین بها أو دین و لهن الربع مما ترکتم ان لم یکن لکم ولد فان کان لکم ولد فلهن الثمن مما ترکتم من بعد وصیة توصون بها أو دین و ان کان رجل یورث کلالة أو أمرأة و له أخ أو أخت فلکل واحد منهما السدس فان کانوا أکثر من ذالک فهم شرکاء فی الثلث من بعد وصیة یوصی بها أو دین غیر مضار وصیة من الله و الله علیم حلیم ٥ (آیت ۱۱۔۱۲، سورۃ النساء ۴) اس آیت میں چار مرتبہ یہ کہا گیا ہے کہ قرض اور وصیت پوری کرنے کے بعد حصے تقسیم کئے جائیں گے۔

﴿وراثت میں یہ اصول یاد رکھیں﴾

میت کا بیٹا ہو تو وراثت تقسیم کرنے میں زیادہ پریشانی نہیں ہوتی، بیٹا لیکر سب کو چھٹی کر دیتا ہے۔
لیکن اگر ایک بیٹی ہو، یا دو بیٹیاں ہوں تو وراثت تقسیم کرنے میں پریشانی ہوتی ہے اور بالترتیب عصبات کا نمبر آتا ہے، جس کا ذکر آگے آرہا ہے۔
اگر میت کو بیٹا، اور بیٹی کوئی نہ ہو تو اس کو کلالہ کہتے ہیں اس کی وراثت تقسیم کرنے میں پریشانی ہوتی ہے، اور بالترتیب عصبات کا نمبر آتا ہے جس کا ذکر آگے آرہا ہے۔

اصول:[1] اگر میت کا بیٹا ہو تو صرف میت کی بیوی کو، یا اس کے شوہر کو حصہ ملتا ہے اور اس کی ماں کو چھٹا حصہ، اور اس کے باپ کو چھٹا حصہ ملتا ہے، اور کسی کو کچھ نہیں ملتا

اصـــول [2] اگر میت کو ایک بیٹی ہو تو اس کو آدھا 50 ملتا ہے، اور آدھا لینے کے لئے سب سے پہلے پوتا، وہ نہ ہو تو باپ، وہ نہ ہو تو دادا، وہ نہ ہو تو بھائی، وہ نہ ہو تو بھتیجا، وہ نہ ہو تو چچا عصبہ کے طور پر لینے کے لئے آگے بڑھتے، اس لئے عصبہ کے تمام حالات میں آپ دیکھیں گے کہ ایک بیٹی ہونے پر عصبہ کو آدھا 50 ملتا ہے

اصـول [3] اور اگر دو بیٹیاں ہیں تو ان کو دو تہائی 66.66 ملتی ہے، باقی ایک تہائی لینے کے لئے سب سے پہلے پوتا، وہ نہ ہو تو باپ، وہ نہ ہو تو دادا، وہ نہ ہو تو بھائی، وہ نہ ہو تو بھتیجا، وہ نہ ہو تو چچا عصبہ کے طور پر لینے کے لئے آگے بڑھتے، اس لئے عصبہ کے تمام حالات میں آپ دیکھیں گے کہ دو بیٹیاں ہونے پر عصبہ کو ایک تہائی 33.33 ملتی ہے

اصـول[4] اور اگر میت کو بیٹا، اور بیٹی نہ ہو تو پورا مال لینے کے لئے سب سے پہلے پوتا، وہ نہ ہو تو باپ، وہ نہ ہو تو دادا، وہ نہ ہو تو بھائی، وہ نہ ہو تو بھتیجا، وہ نہ ہو تو چچا عصبہ کے طور پر لینے کے لئے آگے بڑھتے، اس لئے عصبہ کے تمام حالات میں آپ دیکھیں گے کہ بیٹا، بیٹی نہ ہو تو پورا مال 100 عصبہ کے طور پر انکو ملتا ہے۔

﴿ کتاب الفرائض ﴾

ضروری نوٹ : فرائض فریضۃ کی جمع ہے، اس کا معنی ہے متعین کرنا۔ چونکہ اس میں ورثہ کے حصے اللہ نے متعین فرمایا ہے اس لئے اس کو فرائض کہتے ہیں۔

(1) حدیث میں ہے کہ فرائض پڑھو۔ **عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ تعلموا الفرائض والقرّن وعلموا الناس فانی مقبوض** (ترمذی شریف، باب ماجاء فی تعلیم الفرائض، ص ۲۹، نمبر ۲۰۹۱/ابن ماجہ شریف، باب الحث علی تعلیم الفرائض، ص ۳۹۱، نمبر ۲۷۱۹)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرائض سیکھے اور لوگوں کو سکھلائے تا کہ صحیح طور پر وراثت تقسیم کر سکے۔

﴿12 ذوی الفروض کو ان آیتوں میں حصہ دیا گیا ہے﴾

(2) اس آیت میں 9 آدمیوں کے حصے کا تذکرہ ہے۔ **یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین فان کن نساء فوق اثنتین فلھن ثلثا ماترک وان کانت واحدۃ فلھا النصف و لأبویہ لکل واحد منھما السدس مما ترک ان کان لہ ولد فان لم یکن لہ ولد و ورثہ أبواہ فلأمہ الثلث فان کان لہ أخوۃ فلأمہ السدس من بعد وصیۃ یوصی بھا أودین أبائکم و أبنآؤکم لا تدرون أیھم أقرب لکم نفعا فریضۃ من اللہ ان اللہ کان علیما حکیماo و لکم نصف ما ترک أزواجکم ان لم یکن لھن ولد فان کان لھن ولد فلکم الربع مما ترکن من بعد وصیۃ یوصین بھا أو دین و لھن الربع مما ترکتم ان لم یکن لکم ولد فان کان لکم ولد فلھن الثمن مما ترکتم من بعد وصیۃ توصون بھا أو دین و ان کان رجل یورث کلالۃ أو أمرأۃ و لہ أخ أو أخت فلکل واحد منھما السدس فان کانوا أکثر من ذالک فھم شرکاء فی الثلث من بعد وصیۃ یوصی بھا أو دین غیر مضار وصیۃ من اللہ**

و اللہ علیم حلیم o (آیت ۱۱۔۱۲، سورۃ النساء۴) اس آیت میں 9 آدمیوں کے حصوں کا تذکرہ ہے۔

☆ پہلے میت کا قرض ادا کیا جائے گا

☆ قرض ادا کرنے کے بعد اس کے تہائی مال میں سے وصیت پوری کی جائے گی۔

☆ قرض اور وصیت کے بعد اس کی وراثت تقسیم کی جائے گی۔

[1] میت کا بیٹا اور بیٹی دونوں ہوں تو بیٹے کو ترکے کا دو گنا اور بیٹی کو ایک گنا ملے گا

[2] میت کی ایک بیٹی ہو تو آدھا 50 ملے گا۔

[3] میت کی دو بیٹیاں ہوں ہو تو دو تہائی ملے گی۔ 66.6666

[4] میت کی دو بیٹیوں سے زیادہ ہوں تب بھی دو تہائی 66.66 ہی ملے گی۔

[5] اگر اولاد ہو تو میت کے باپ کو چھٹا 16.66 ملے گا

[6] اگر اولاد ہو تو میت کی ماں کو چھٹا 16.66 ملے گا

[7] اگر میت کی اولاد نہ ہو تو ماں کو تہائی ملے گی 33.33

[8] اگر میت کی اولاد نہ ہو تو ماں کے تہائی لینے کے بعد باپ کو عصبہ کے طور پر سب مل جائے گا۔ یعنی باپ کو دو تہائی 66.66 ملے گی۔

[9] اگر میت کے بھائی ہیں تو ماں کو چھٹا 16.66 ملے گا۔

(3)اس آیت میں کلالہ کا اور بھائی اور بہنوں کے حصے کا ذکر ہے۔ یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ ان امرؤ ھلک لیس لہ ولد و لہ أخت فلھا نصف ما ترک و ھو یرثھا ان لم یکن لھا ولد فان کانتا أثنتین فلھما الثلثان مما ترک و ان کانوا أخوۃ رجالا و نساء فللذکر مثل حظ الأنثیین یبین اللہ لکم أن تضلوا و اللہ بکل شیء علیم o (آیت ۱۷٦، سورۃ النساء۴) اس آیت میں تین حصوں کا ذکر ہے

[10] اگر اولاد نہ ہوں اور ایک بہن ہو تو اس کو آدھا 50 ملے گا

[11] اگر اولاد نہ ہوں اور دو بہنیں ہوں تو دو تہائی 66.66 ملے گی

[12] اگر اولاد نہ ہوں اور بھائی بہن دونوں ہوں تو ان کو پورا ترکہ ملے گا، اور بھائی کو دوگنا اور بہن کو ایک گنا ملے گا۔ للذکر مثل حظ الانثیین۔

(4) فرائض میں بعض بعض پر مقدم ہوں گے اس کی دلیل یہ آیت ہے۔ و اولوا الارحام بعضھم اولی ببعض فی کتاب اللہ (آیت ۷۵، سورۃ الانفال ۸) اس آیت سے یہ قاعدہ معلوم ہوا کہ جو رشتہ دار میت سے زیادہ قریب ہو اس کو حصہ ملے گا، اور جو اس سے دور ہو وہ محروم ہو جائے گا، مثلا میت کا بیٹا موجود ہے تو اس کو ملے گا، اور اس کا بھائی محروم ہو جائے گا، کیونکہ بیٹے کی بنسبت بھائی دور کا رشتہ دار ہے۔

ان 14 وارثین کی زیادہ ضرورت ہے اس لئے انکے احوال تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں۔

(1)......بیٹا......کے احوال 5 ہیں۔

(2)......بیٹی ......کے احوال 5 ہیں۔

(3) ......بیوی ......کے احوال 3 ہیں۔

(4)......شوہر ......کے احوال 3 ہیں۔

(5)......باپ ......کے احوال 6 ہیں۔

(6)......ماں ......کے احوال 6 ہیں۔

(7)......بھائی ......کے احوال 6 ہیں۔

(8)......بہن ......کے احوال 8 ہیں۔

(9)......بھتیجا......کے احوال 5 ہیں۔

(10)......پوتا ......کے احوال 6 ہیں۔

(11)......پوتی ......کے احوال 7 ہیں۔

(12)......دادا......کے احوال 6 ہیں۔

(13)......دادی......کے احوال 3 ہیں۔

(14)......چچا......کے احوال 5 ہیں۔

(1) بیٹا کے احوال 5 ہیں

نوٹ : وراثت میں ہمیشہ یہ لکھا جاتا ہے کہ اس سے میت کا کیا رشتہ ہے، حصے تقسیم کرنے والے آپس میں کیا رشتہ ہے وہ نہیں لکھا جاتا۔ مثلا آپس میں تقسیم کرنے والے بھائی بہن ہوتے ہیں، لیکن میت کے یہ بیٹا اور بیٹی ہیں۔ یہ قاعدہ یاد رکھیں۔

[1] بیٹا عصبہ بنفسہ ہے، یعنی یہ خود عصبہ ہے، عصبہ کا مطلب یہ ہے کہ اور حصہ داروں کے لینے کے بعد سب مال آپس میں تقسیم کرتے ہیں۔

[2] پہلا عصبہ یہی ہے، اس کے ہوتے ہوئے باپ، دادا، بھائی، پوتا، بھتیجا کوئی بھی عصبہ کے طور نہیں لے سکے گا

[3] باپ، ماں کے مرنے کے بعد اگر کوئی وارث نہ ہو تو عصبہ کے طور سب مال بیٹے تقسیم کریں

[4] اگر بیٹی ہے، تو اس کو بھی عصبہ بنائے گا، اور **للذکر مثل حظ الانثیین**، کے طور پر ہوگا

[5] اگر اور بھی ذوی الفروض حصے لینے والے ہیں، مثلا ماں ہے، دادی ہے، تو ان لوگوں کے حصے لینے کے بعد جو مال بچے گا اس کو یہ عصبہ کے طور پر تقسیم کریں گے۔

☆ بیٹا ہو تو رد بننے کا سوال نہیں ہوتا، کیونکہ جو بچے گا وہ سب عصبہ کے طور پر لے کر چلا جائے گا

دلیل :(۱) عصبہ ہونے کی دلیل یہ آیت ہے۔ **یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین** (آیت ۱۱، سورۃ النساء ۴) اس آیت میں بیٹا عصبہ ہے اور یہ بھی ہے کہ مذکر کو دوگنا ملے گا اور عورت کو ایک گنا ملے گا۔ **(۲) عن ابن عباس عن النبی** ﷺ **قال ألحقوا الفرائض بأھلھا فما ترکت الفرائض فلأولی رجل ذکر** ۔ (بخاری شریف، باب ابنی عم احدھما اخ لام والآخر زوج، ص ۱۱۶۴، نمبر ۶۷۴۶/ ابو داود شریف، باب میراث العصبۃ، ص ۴۲۲، نمبر ۲۸۹۸) اس حدیث میں ہے کہ ذوی الفرائض کے لینے کے بعد جو بچ جائے وہ مرد کو بطور عصبہ کے ملے گا، اس لئے بیٹا پہلا عصبہ ہے

(2)بیٹی کے احوال 5 ہیں

بیٹی ذوی الفروض ہے، ذوی الفروض کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم میں اس کا حصہ متعین ہے

[1] اگرایک بیٹی ہواوراس کوکوئی بھائی وغیرہ نہ ہو تواس کوآدھا 50 ملے گا

[2] اگر دو بیٹیاں ہوں تواس کو دو تہائی 66.66 ملے گی

[3] اگر دو سے زیادہ ہوں مثلا تین ہوں یا چار ہوں تب بھی دو تہائی ہی ملے گی ، یہ سب بیٹیاں اسی دو تہائی میں تقسیم کریں گیں

[4] اگر بیٹی کے ساتھ بیٹا ہو، تو بیٹا بیٹی کو عصبہ بنا دے گا، یعنی ذوی الفروض کے حصہ لینے کے بعد باقی مال یہ لوگ عصبہ کے طور لیں گے، **للذکر مثل حظ الانثیین**، کے طور پر تقسیم کریں گے

[5]، رد ہوگا۔ ذوی الفروض یعنی حصے داروں کے حصے لینے کے بعد کوئی لینے والا نہ ہو اور حصہ بچ جائے تو وہ بیٹی پر دوبارہ تقسیم کیا جائے گا، جسکو رد کہتے ہیں۔

دلیل اس کی دلیل یہ آیت ہے۔**فان کن نساء فوق اثنتین فلھن ثلثا ماترک وان کانت واحدۃ فلھا النصف.** (آیت ۱۱۔، سورۃ النساء ۴) اس آیت میں ہے کہ ایک بیٹی ہو تو آدھا ملے گا، اور دو بیٹیاں ہوں یا ان سے زیادہ ہوں تو دو تہائی ملے گی۔

دلیل :(۱) بیٹے کے ساتھ بیٹی عصبہ بنے گی اس کی دلیل یہ آیت ہے۔**یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین** (آیت ۱۱، سورۃ النساء ۴) اس آیت میں ہے کہ بیٹا ہو تو بیٹی کو عصبہ بنا دے گا اور یہ بھی ہے کہ مذکر کو دو گنا ملے گا اور عورت کو ایک گنا ملے گا۔

(3) بیوی :بیوی کے احوال 3 ہیں

[ا] اگر شوہر کی اولاد ہو، مثلا بیٹا ہو یا بیٹی ہو، یا پوتا، یا پوتی ہو تو بیوی کو آٹھواں 12.5 ملتا ہے

[ا] اگر شوہر کی اولاد نہ ہو، مثلا بیٹا ہو یا بیٹی ہو، یا پوتا، یا پوتی نہ ہو تو بیوی کو چوتھائی 25 ملتی ہے

[3] ذوی الفروض کے حصہ لینے کے بعد کچھ بچ جائے تو یہ باقی حصے بیوی پر رد نہیں ہوتے۔

(4) شوہر: شوہر کے احوال 3 ہیں

[ا] اگر بیوی کی اولاد ہو، مثلا بیٹا ہو یا بیٹی ہو، یا پوتا، یا پوتی ہو تو شوہر کو چوتھائی 25 ملتی ہے

[ا] اگر بیوی کی اولاد نہ ہو، مثلا بیٹا ہو یا بیٹی ہو، یا پوتا، یا پوتی نہ ہو تو شوہر کو آدھا 50 ملتا ہے

[3] ذوی الفروض کے حصہ لینے کے بعد کچھ بچ جائے تو یہ باقی حصے شوہر پر رد نہیں ہوتے۔

دلیل : اس آیت میں بیوی اور شوہر دونوں کے حصے بیان کئے گئے ہیں ۔ **و لکم نصف ما ترک أزواجکم ان لم یکن لهن ولد فان کان لهن ولد فلکم الربع مما ترکن من بعد وصیة یوصین بها أو دین و لهن الربع مما ترکتم ان لم یکن لکم ولد فان کان لکم ولد فلهن الثمن مما ترکتم من بعد وصیة توصون بها أو دین** (آیت ۱۱، سورۃ النساء ۴) اس آیت میں ہے کہ

(۱) اولاد ہو تو بیوی کو آٹھواں 12.5 ملے گا۔ (۲) اولاد ہو نہ ہو تو بیوی کو چوتھائی 25 ملے گی

(۱) اولاد ہو تو شوہر کو چوتھائی 25 ملے گی (۲) اولاد نہ ہو تو شوہر کو آدھا 50 ملے گا

دلیل : بیوی اور شوہر پر رد نہیں ہوگا اس کے لئے یہ عمل صحابی ہے۔ **قال ابراهیم لم یکن احدمن اصحاب النبی ﷺ یرد علی المرأة والزوج شیئا قال زید یعطی کل ذی فرض فریضته ومابقی جعله فی بیت المال** (مصنف ابن ابی شیبۃ، ۲۶ فی الرد واختلافھم فیہ، ج سادس، ص ۲۵۶، نمبر ۳۱۱۶۷) اس میں ہے کہ بیوی اور شوہر پر رد نہیں ہوتا۔

(5) باپ کے احوال 6 ہیں

باپ، یہ میت کا باپ ہے ورنہ بیٹا اور بیٹی کے لئے دادا ہے۔

[1] پہلا عصبہ بیٹا ہے، دوسرا عصبہ پوتا ہے وہ موجود نہ ہوں تب باپ عصبہ بنتا ہے

[2] بیٹا، یا پوتا موجود ہو تو باپ کو صرف چھٹا 16.66 حصہ ملتا ہے

[3] بیٹی، یا پوتی ہو تو چھٹا بھی ملے گا، اور بیٹی اور پوتی کے لینے کے بعد جو باقی بچے گا وہ بھی باپ عصبہ کے طور لے گا، مثلا ایک بیٹی ہے تو اس کو آدھا 50 ملا، اور باپ کو چھٹا 16.66 ملا مجموعہ 66.66 ہوا تو باقی 33.33 بھی باپ عصبہ کے طور پر لے گا۔

[4] مثلا دو بیٹیاں ہوں تو ان کو دو تہائی 66.66 ملے گا، اور باپ کو چھٹا 16.66 ملے گا مجموعہ 83.32 ہوا پھر باقی 16.68 بھی باپ عصبہ کے طور پر لے گا۔

[5] اگر کوئی وارث نہ ہو تو باپ کو عصبہ کے طور پر سب ملے گا۔

[6] اگر کوئی اور وارث نہ ہو، البتہ ماں ہو تو ماں کو ایک تہائی ملے گی، اور باپ کو دو تہائی ملے گی

[0] جب بھی باپ ہوگا تو رد کا مسئلہ بننے کا سوال نہیں ہوگا، کیونکہ جو حصے باقی بچیں گے وہ باپ لے کر چلے جائیں گے

دلیل آگے آرہی ہے۔

(6) ماں کے احوال 6 ہیں

یہ میت کے لئے ماں ہیں، ورنہ، بیٹا، بیٹی کے لئے دادی ہے

[1] بیٹا، یا بیٹی ہو، پوتا یا پوتی ہو۔ دو بھائی ہوں یا دو بہنیں ہوں، تو ماں کو چھٹا 16.66 ملتا ہے

[2] اگر بیوی ہو اور کوئی لینے والا نہ ہو تو بیوی کے لینے کے بعد ماں کو تہائی 33.33 ملے گی

[3] اگر شوہر ہو اور کوئی لینے والا نہ ہو تو شوہر کے لینے کے بعد ماں کو تہائی 33.33 ملے گی

[4] ذوی الفروض کے لینے کے بعد حصے بچ جائیں تو ماں پر بھی رد ہوگا

[5] اگر کوئی وارث نہ ہوتو ماں کو پہلے تہائی ملے گی، اور بعد میں رد کے طور دو تہائی ملے گی، گویا کہ پورا مال ماں کا ہوجائے گا

[6] اگر میت کا کوئی اور وارث نہ ہو، اور باپ ہوتو ماں کو کل مال کی ایک تہائی ملے گی، اور باپ کو دو تہائی ملے گی ۔گویا کہ باپ نے ماں کو عصبہ بنا دیا

دلیل : **و لأبويه لكل واحد منهما السدس مما ترك ان كان له و لد فان لم يكن له ولد و ورثه أبواه فلأمه الثلث فان كان له أخوة فلأمه السدس من بعد وصية يوصى بها أو دين** (آیت ۱۱، سورۃ النساء ۴) اس آیت میں ہے کہ

اگر میت کو بیٹا، یا بیٹی ہے، یا پوتا، یا پوتی ہے تو ماں اور باپ کو چھٹا 16.66 ملے گا

اگر میت کو دو بھائی ہوں، یا دو بہن ہوں تب بھی ماں اور باپ کو چھٹا 16.66 حصہ ملے،

اگر میت کو بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، بھائی، اور بہن نہیں ہیں تو ماں کو تہائی 33.33 ملے گی۔

دلیل : دو بھائی ہوں یا دو بہنیں ہوں تب ماں کو چھٹا ملے گا، اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ آیت میں **فان كان له اخوة فلامه السدس** ، اخوۃ، جمع کا صیغہ ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ دو بھائی ہوں یا دو بہنیں ہوں تو ماں کے چھٹا حصہ ہے (۲) اور دوسری دلیل یہ قول صحابی ہے، جس میں ہے کہ دو بھائی، یا دو بہنیں ہوں تو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا۔**عن زيد بن ثابت و اما التفسير فتفسير ابى الزناد على معانى زيد قال وميراث الام من ولدها اذ اتوفى ابنها وابنتها فترك ولدا او ولد ابن ذكرا او انثى ،او ترك الاثنين من الاخوة فصاعدا ذكورا اواناثا من اب وام ،او من اب او من ام السدس** (سنن للبیہقی، باب فرض الام، ج سادس، ص۳۷۲، نمبر ۱۲۲۹۴) اس قول صحابی میں ہے کہ دو بھائی، بہن ہوں تو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا۔

(7) حقیقی بھائی کے احوال 6 ہیں

یہ میت کا بھائی ہے، ورنہ بیٹیوں کے لئے یہ چچا ہے

[1] یہ چھٹے درجے کا عصبہ ہے، یعنی بیٹا نہ ہو، پھر پوتا نہ ہو، پھر پر پوتا نہ ہو، پھر باپ نہ ہو پھر دادا نہ ہو تب جا کر بھائی عصبہ بنتا ہے اور ذوی الفروض کے حصے لینے کے بعد باقی مال یہ لیکر جاتا ہے،

[2] اور اگر بیٹا، یا پوتا، یا پر پوتا، یا باپ، یا دادا موجود ہوں تو پھر بھائی کو کچھ نہیں ملتا ہے

[3] ایک بیٹی ہو تو اس کو آدھا ملے گا اور کوئی نہ ہو تو باقی آدھا 50 عصبہ کے طور پر بھائی کو ملے گا

[4] دو بیٹیاں ہوں تو دو تہائی بیٹی کو ملے گی اور کوئی نہ ہو تو باقی ایک تہائی عصبہ کے طور پر بھائی کو ملے گی

[5] بیوی اور دو بیٹیاں ہوں تو بیوی کا حصہ آٹھواں 12.5 ہوگا، اور دو بیٹیوں کی دو تہائی 66.66 ملے گی، جس کا مجموعہ 79.16 ہوگیا، اور 20.84 باقی رہا جو بھائی کو عصبہ کے طور پر ملے گا

[6] اگر بھائی کے ساتھ میت کی بہن ہو تو جو کچھ بھائی نے لیا ہے اس کی ایک تہائی بہن کا حصہ ہوگا، اور **للذکر مثل حظ الانثیین** کے طور پر دونوں تقسیم کریں گے

دلیل : **و ان کانوا أخوۃ رجالا و نساء فللذکر مثل حظ الأنثیین یبین اللہ لکم أن تضلوا و اللہ بکل شیء علیم** o (آیت ۱۷۶، سورۃ النساء۴) اس آیت میں ہے کہ اگر اولاد یا باپ نہ ہو تو بھائی عصبہ بنے گا اور ساتھ بہن ہو تو **للذکر مثل حظ الانثیین** کے طور پر تقسیم کریں گے۔

دلیل (۲) **قال جائت امراۃ سعد بن الربیع بابنتیھامن سعد الی رسول اللہ ﷺ .....فنزلت آیۃ المیراث فبعث رسول اللہ ﷺ الی عمھما فقال اعط ابنتی سعد الثلثین و أعط أمھما الثمن و ما بقی فھو لک** (ترمذی شریف، باب ما جاء فی میراث البنات، ص۴۸۰، نمبر۲۰۹۲) اس حدیث میں ہے کہ بیوی اور بیٹی کے لینے کے بعد جو بچے گا وہ بھائی کو ملے گا۔

(8)حقیقی بہن کے احوال 8 ہیں

یہ میت کی بہن ہے ورنہ بیٹی کے لئے پھوپھی ہے.

[1] بیٹا یا، پوتا موجود ہوں ،باپ، یا دادا موجود ہوں تو بہن کو کچھ نہیں ملتا ہے

[2] ایک بہن ہو تو آدھا 50 ملے گا

[3] دو بہنیں ہوں تو دو تہائی 66.66 ملے گی

[4] بھائی کے ساتھ بہن ہو تو جو کچھ اس کو ملے گا اس میں سے ایک تہائی 33.33 بہن کو ملے گی اور للذکر مثل حظ الانثیین کے طور تقسیم ہوگا

[5] میت کی ایک بیٹی ہو تو اس کو آدھا ملے گا، اور کوئی دوسرا لینے والا نہ ہو تو باقی آدھا بہن کو ملے گی

[6] میت کی دو بیٹیاں ہوں تو انکو دو تہائی 66.66 ملے گی، اور باقی ایک تہائی 33.33 بہن کو ملے گی

[7] میت کی دو پوتیاں ہوں تو انکو دو تہائی 66.66 ملے گی، اور باقی ایک تہائی 33.33 بہن کو ملے گی

[8] بہن کو حصہ دینے کے بعد کوئی لینے والا نہ ہو تو باقی حصے اس پر رد ہو جائیں گے ۔

دلیل : (۱)یستفتونک قل الله یفتیکم فی الکلالة ان امرؤ هلک لیس له ولد و له أخت فلها نصف ما ترک و هو یرثها ان لم یکن لها ولد فان کانتا أثنتین فلهما الثلثان مما ترک و ان کانوا أخوة رجالا و نساء فللذکر مثل حظ الأنثیین یبین الله لکم أن تضلوا و الله بکل شیء علیم o (آیت ۱۷۶، سورۃ النساء ۴)اس آیت سے معلوم ہوا کہ

[1] اگر اولاد نہ ہوں، آدمی کلالہ ہو اور ایک بہن ہو تو اس کو آدھا 50 ملے گا

[2] اگر اولاد نہ ہوں اور دو بہنیں ہوں تو دو تہائی 66.66 ملے گی

[3] اگر اولاد نہ ہوں اور بھائی بہن دونوں ہوں تو ان کو پورا ترکہ ملے گا، اور بھائی کو دوگنا اور بہن کو ایک گنا ملے گا۔ للذکر مثل حظ الانثیین۔

دلیل : (۲)و ان کان رجل یورث کلالة أو أمرأة و لہ أخ أو أخت فلکل واحد منھما السدس فان کانوا أکثر من ذالک فھم شرکاء فی الثلث من بعد وصیة یوصی بھا أو دین (آیت۱۲،سورۃ النساء۴)اس آیت میں ہے کہ میت کلالہ ہو،یعنی بیٹا بیٹی نہ ہوں اور باپ نہ ہوتو بھائی کو چھٹا اور بہن کو بھی چھٹا ملے گا

دلیل (۳) میت کی ایک بیٹی کو آدھا دینے کے بعد باقی آدھا بہن کو ملے گا اس کے لئے یہ حدیث ہے۔قال اتانا معاذ بن جبلؓ بالیمن معلما و امیرا فسألناہ عن رجل توفی وترک ابنتہ واختہ فاعطی الابنة النصف والاخت النصف (بخاری شریف،باب میراث البنات،ص۱۱۶۳،نمبر۶۷۳۴/ابوداؤد شریف،باب ماجاء فی میراث الصلب،ص۴۲۱، نمبر۲۸۹۳)اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک بیٹی ہوتو اس کو آدھا ملے گا،اور باقی آدھا بہن کو ملے گا۔

دلیل (۴) ایک بیٹی ہواور پوتی ہوتو ان دونوں کے لینے کے بعد باقی تہائی بہن کو ملے گی اس کی دلیل یہ حدیث ہے۔ جاء رجل الی ابی موسی الاشعری ....و لکن سأقضی فیھا بقضاء رسول اللہ ﷺ لابنتہ النصف، و لابنة الابن سھم تکملة الثلثین ، و ما بقی فللاخت من الاب و الام ۔(ابوداؤد شریف،باب ماجاء فی میراث الصلب،ص۴۲۱،نمبر۲۸۹۰)اس حدیث میں ہے کہ ایک بیٹی کو آدھا دو،اور پوتی کو دوتہائی پوری کرنے کے لئے چھٹا دو،اور جو ایک تہائی بچ گئی ہے وہ بہن کو دے دو۔

(9) بھتیجا کے احوال 5 ہیں

یہ میت کے لئے بھتیجا ہے ورنہ بیٹی کے لئے چچازاد بھائی ہے

میت کو بیٹا نہ ہو تو بھتیجا وراثت لینے کے لئے ہنگامہ کرتا ہے، کیونکہ وراثت کے تقسیم کے وقت عموما یہ زندہ رہتا ہے، اور باقی مر چکے ہوتے ہیں

[1] یہ ساتویں درجے کا عصبہ ہے، یعنی بیٹا نہ ہو، پھر پوتا نہ ہو، پھر پر پوتا نہ ہو، پھر باپ نہ ہو پھر دادا نہ ہو پھر بھائی بھی نہ ہو تب جا کر بھتیجا عصبہ بنتا ہے اور ذوی الفروض کے حصے لینے کے بعد باقی مال یہ لیکر جاتا ہے،

[2] اور اگر بیٹا، یا پوتا، یا پر پوتا، یا باپ، یا دادا، یا بھائی موجود ہوں تو پھر بھتیجے کو کچھ نہیں ملتا ہے

[3] ایک بیٹی ہو تو اس کو آدھا ملے گا اور کوئی نہ ہو تو باقی آدھا 50 عصبہ کے طور پر بھتیجے کو ملے گا

[4] دو بیٹیاں ہوں تو دو تہائی 66.66 بیٹی کو ملے گی اور کوئی نہ ہو تو باقی ایک تہائی 33.33 عصبہ کے طور پر بھتیجے کو ملے گی

[5] بیوی اور دو بیٹیاں ہوں تو بیوی کا حصہ آٹھواں 12.5 ہوگا، اور دو بیٹیوں کی دو تہائی 66.66 ملے گی، جس کا مجموعہ 79.16 ہو گیا، اور 20.84 باقی رہا جو بھتیجے کو ملے گا۔

دلیل : فتفسیر ابی الزناد علی معانی زید بن ثابت قال الاخ للام والاب اولی بالمیراث من الاخ للاب، والاخ للاب اولی بالمیراث من ابن الاخ للاب والام، و ابن الاخ للام والاب اولی من ابن الاخ للاب ،وابن الاخ للاب اولی من ابن ابن الاخ للاب والام الخ (سنن للبیھقی باب ترتیب العصبات، ج سادس، ص ۳۹۱، نمبر ۱۲۳۳۷) اس قول صحابی میں ہے کہ حقیقی بھتیجے کو باپ شریک بھتیجے سے پہلے حق ملتا ہے، عبارت یہ ہے، و ابن الاخ للام والاب اولی من ابن الاخ للاب ۔اس لئے بھتیجا ساتویں درجے کا عصبہ بنے گا۔

(10) پوتا کے احوال 6 ہیں

[1] پوتا دوسرے درجے کا عصبہ ہے، اگر میت کا بیٹا نہ ہو تب پوتا عصبہ بنتا ہے، اور اگر بیٹا ہو تو پوتا کو کچھ نہیں ملتا، کیونکہ اس سے اعلی درجے کا عصبہ موجود ہے

[2] اگر میت کا کوئی نہ ہو تو یہ سارا مال لے جائے گا

[3] ایک بیٹی ہو تو اس کو آدھا ملے گا اور کوئی نہ ہو تو باقی آدھا 50 عصبہ کے طور پر پوتا کو ملے گا

[4] دو بیٹیاں ہوں تو دو تہائی بیٹی کو ملے گی اور کوئی نہ ہو تو باقی ایک تہائی 33.33 عصبہ کے طور پر پوتا کو ملے گی

[5] بیوی اور دو بیٹیاں ہوں تو بیوی کا حصہ آٹھواں 12.5 ہوگا، اور دو بیٹیوں کی دو تہائی 66.66 ملے گی، جس کا مجموعہ 79.16 ہو گیا، اور 20.84 باقی رہا جو پوتا کو ملے گا

[6] اگر پوتے کے ساتھ میت کی پوتی ہو تو جو کچھ پوتے نے لیا ہے اس کی ایک تہائی پوتی کا حصہ ہوگا، اور للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر دونوں تقسیم کریں گے

دلیل : **یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین** (آیت ۱۱، سورۃ النساء ۴) اس آیت میں ہے کہ مذکر اولاد کو مونث کا دوگنا ملے گا، اور بیٹا نہ ہوتے وقت پوتا بیٹے کی جگہ پر ہے اس لئے انکو بھی اوپر کا حصہ ملے گا۔ (۲) **عن ابن عباس عن النبی ﷺ قال ألحقوا الفرائض بأھلھا فما ترکت الفرائض فلأولی رجل ذکر** ۔ (بخاری شریف، باب ابنی عم احدھما اخ لام والآخر زوج، ص ۱۱۶۴، نمبر ۶۷۴۶/ ابو داود شریف، باب میراث العصبۃ، ص ۴۲۲، نمبر ۲۸۹۸) اس حدیث میں ہے کہ ذوی الفرائض کے لینے کے بعد جو بچ جائے وہ مرد کو بطور عصبہ کے ملے گا، اس لئے بیٹا نہ ہوتے وقت پوتا دوسرا عصبہ ہوگا۔

(11) پوتی کے احوال 7 ہیں

[1] بیٹا نہ ہوتب پوتی کو حصہ ملتا ہے، اگر وہ ہوتو کچھ بھی نہیں ملے گا

[2] دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو چونکہ عورتوں کے حصے دو تہائی 66.66 پوری ہوگئی اس لئے اب پوتیوں کو کچھ نہیں ملے گا۔

[3] ایک بیٹی ہوتو اس کو آدھا 50 ملے گا اور دو تہائی پوری کرنے کے لئے پوتی کو چھٹا 16.66 دیا جائے گا تا کہ 66.66 پورا ہو جائے

[4] جب ایک پوتی ہو اور بیٹی نہ ہو تو آدھا 50 ملے گا

[5] دو پوتیاں ہوں اور بیٹی نہ ہو تو دو تہائی 66.66 ملے گی

[6] پوتا موجود ہو تو پوتے کو جو کچھ ملے گا پوتی کو اس کی ایک تہائی 33.33 ملے گی اور للذکر مثل حظ الانثیین کے طور تقسیم ہوگا۔

[7] پوتی کو حصہ دینے کے بعد کوئی لینے والا نہ ہو تو باقی حصے اس پر رد ہو جائیں گے ۔

دلیل : ایک بیٹی ہو تو دو تہائی پوری کرنے کے لئے پوتی کو چھٹا دیا جائے گا اس کی دلیل یہ حدیث ہے۔ **سئل ابو موسی عن ابنة وابنة ابن واخت ... اقضی فیھا بما قضی النبی ﷺ للابنة النصف ولابنة الابن السدس تکملة الثلثین ومابقی فللاخت** (بخاری شریف، باب میراث ابنۃ ابن مع ابنۃ، ص ۱۱۶۳، نمبر ۶۷۳۶ / ترمذی شریف، باب ماجاء فی میراث بنت الابن مع بنت الصلب، ج ۲، ص ۲۹، نمبر ۲۰۹۳) اس حدیث میں ہے کہ دو تہائی پوری کرنے کے لئے پوتی کو چھٹا دیا جائے گا۔

(12)دادا کےاحوال 6 ہیں

دادا، یہ میت کا دادا ہے، بیٹی اور بیٹے جو حصے تقسیم کررہے ہیں ان کا پردادا ہوجائے گا، اس لئے وہاں تک ترکہ کا جانا مشکل ہے۔

[1] یہ پانچویں درجے کا عصبہ ہے، یعنی بیٹا نہ ہو، پھر پوتا نہ ہو، پھر پرپوتا نہ ہو، پھر باپ نہ ہو ہوتب جا کر دادا عصبہ بنتا ہےاور ذوی الفروض کے حصے لینے کے بعد باقی مال یہ لیکر جاتا ہے،

[2] دادا باپ کی جگہ پر ہوتا ہے چنانچہ اگر باپ موجود ہوتو دادا کو کچھ نہیں ملتا ہے

[2] اگر باپ نہ ہواور بیٹا، یا پوتا ہوتو دادا کو چھٹا16.66 ملے گا

[3]بیٹی، یا پوتی ہوتو چھٹا بھی ملے گا، اور بیٹی اور پوتی کے لینے کے بعد جو باقی بچے گا وہ بھی دادا کو عصبہ کے طور ملے گا، مثلا ایک بیٹی ہے تو اس کو آدھا50 ملا، اور دادا کو چھٹا16.66 ملا مجموعہ 66.66 ہوا تو باقی33.33 بھی دادا عصبہ کے طور پر لے گا۔

[4]مثلا دو بیٹیاں ہوں تو ان کو دوتہائی66.66 ملے گا، اور دادا کو چھٹا16.66 ملے گا مجموعہ 83.32 ہوا پھر باقی16.68 بھی دادا عصبہ کے طور پر لے گا۔

[5]اگر کوئی وارث نہ ہوتو دادا کو عصبہ کے طور پر سب100 ملے گا۔

[6]اگر کوئی اور وارث نہ ہو، البتہ دادی ہوتو دادی کو ایک تہائی ملے گی، اور دادا کو دو تہائی ملے گی

دلیل: **عن عمران بن حصین ان رجلا اتی النبی ﷺ فقال ان ابن ابنی مات فمالی من میراثہ ؟ قال لک السدس ،فلما ادبر دعاہ فقال لک سدس آخر فلما ادبر دعاہ فقال ان السدس الآخر طعمۃ** (ابوداؤد شریف، باب ماجاء فی میراث الجد، ص۴۲۱، نمبر ۲۸۹۶ / ترمذی شریف، باب ماجاء فی میراث الجد، ص۴۸۲، نمبر ۲۰۹۹)اس حدیث میں ہے کہ دادا کے ساتھ بیٹا یا پوتا ہوتو چھٹا حصہ ملے گا۔ اور اگر کوئی نہ ہوتو اس چھٹے کے علاوہ عصبہ کے طور پر مزید مل جائے گا۔

(13)دادی کےاحوال 3 ہیں

یہ میت کی دادی ہے، ورنہ بیٹا اور بیٹی کے لئے پردادی ہے

[1] میت کی ماں نہ ہوتب دادی کوحصہ ملتاہے گویا کہ دادی ماں کی جگہ پر ہے

[2] ماں نہ ہوتو دادی کو چھٹا 16.66 ملتا ہے

[3]دادا ہوتو دادی کو چھٹا 16.66 ملتا ہے

دلیل: اس حدیث میں ہے کہ ماں نہ ہوتو دادی کو چھٹا ملے گا۔ **عن ابن بریدۃ عن ابیہ ان النبی ﷺ جعل للجدۃ السدس اذا لم تکن دونھا ام** (ابوداؤد شریف، باب فی الجدۃ ص ۴۵، نمبر ۲۸۹۵) اس حدیث میں ہے کہ دادی کے لئے چھٹا حصہ ہے بشرطیکہ ماں نہ ہو

(14) چچاکےاحوال 5 ہیں

چچا، یہ میت کا چچا ہے، لیکن بیٹی کے لئے دادا کا بھائی ہے اس لئے وہاں تک ترکہ کا جانا مشکل ہے

[1] یہ آٹھویں درجے کا عصبہ ہے، یعنی بیٹا نہ ہو، پھر پوتا نہ ہو ، پھر پرپوتا نہ ہو، پھر باپ نہ ہو ، پھر دادا نہ ہو، پھر بھائی نہ ہو، پھر بھتیجا نہ ہوتب جا کر چچا عصبہ بنتا ہے اور ذوی الفروض کے حصے لینے کے بعد باقی مال یہ لیکر جاتا ہے۔

[2] اور اگر ان میں سے کوئی ایک بھی موجود ہوتو چچا کو کچھ نہیں ملتا

[3] ایک بیٹی ہوتو اس کو آدھا ملے گا اور کوئی نہ ہوتو باقی آدھا 50 عصبہ کے طور پر چچا کو ملے گا

[4] دو بیٹیاں ہوں تو دو تہائی 66.66 بیٹی کو ملے گی اور کوئی نہ ہوتو باقی ایک تہائی 33.33 عصبہ کے طور پر چچا کو ملے گی

[5] بیوی اور دو بیٹیاں ہوں تو بیوی کا حصہ آٹھواں 12.5 ہوگا، اور دو بیٹیوں کی دو تہائی 66.66 ملے گی، جس کا مجموعہ 79.16 ہو گیا، اور 20.84 باقی رہا جو چچا کو ملے گا۔

﴿ذوی الارحام﴾

﴿ ذوی الفروض، اور عصبات نہ ہوں تو حصے ذوی الارحام کے دئے جاتے ہیں ﴾

ایسے نسبی رشتہ دار جو جن کا قرآن میں حصہ نہیں ہے، اور وہ عصبات بھی نہیں ہیں انکو, ذوی الارحام، کہتے ہیں۔ یہ لوگ ذوی الفروض بھی نہیں ہیں اور عصبات بھی نہیں ہیں۔ لیکن ذوی الفروض اور عصبات میں سے کوئی لینے والا نہ ہو تو پھر ذوی الارحام کو وراثت دی جاتی ہے،

دلیل :(۱) اس آیت میں اس کی دلیل ہے۔ **واولوا الارحام بعضهم اولی ببعض فی کتاب اللہ** (آیت ۷۵، سورۃ الانفال ۸) (۲) اس آیت میں ہے کہ ذوی الارحام بعض بعض پر مقدم ہیں جس کا مطلب یہ ہوا کہ انکو حصہ ملے گا (۲) **عن صالح بن یحی بن المقدام ....و الخال وارث من لا وارث له ، یفک عنیه و یرث ماله** (ابوداود شریف، باب فی میراث ذوی الارحام، ص ۴۲۲، نمبر ۲۹۰۱ / بخاری شریف، باب ذوی الارحام، ص ۱۱۶۵، نمبر ۶۷۴۷) اس حدیث میں ہے کہ ماموں جو ذوی الارحام ہے وہ وارث بنے گا۔

نوٹ: کلکیو لیٹر سے 100 کا تہائی کریں تو ہمیشہ ایک نمبر چھوڑ دیتا ہے، اس لئے اس کو پورا کرنے کے لئے دولڑکیوں کا حصہ 66.66 دینا ہو تو اس کو ایک نمبر زیادہ دیکر 66.67 لکھ دیں تو حساب صحیح آئے گا۔

24سوالات اور انکے جوابات

(1) صرف بیٹے ہوں ہوتو حساب کیسے بنے گا۔

بیٹا عصبہ ہوتا ہے :عصبہ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ حصے دار لینے کے بعد باقی سب مال وہ لے لیتا ہے۔ باقی تفصیل اور دلیل بیٹے کے احوال میں گزر چکے ہیں

شاہد کا انتقال ہوا اس کو 4 بیٹے ہیں بیٹی اور بیوی نہیں ہیں، 350000 روپے چھوڑے ہیں۔

وراثت کی تقسیم: میت 100				
1بیٹا	2بیٹا	3بیٹا	4بیٹا	100 کو 4 سے تقسیم دیں تو
25	25	25	25	ہر بیٹے کو 25 ملے گا

جائداد کی تقسیم	
	350000÷100=3500 روپئے 350000 کو 100 سے تقسیم دیا تو سو میں سے ایک حصہ 3500 کا ہوا 3500 روپئے کو ہر بیٹے کے حصے 25 سے ضرب دیں تو 87500 نکلے گا پہلے بیٹے کا 87500 روپیہ حصہ ہوا دوسرے بیٹے کا 87500 روپیہ حصہ ہوا تیسرے بیٹے کا 87500 روپیہ حصہ ہوا چوتھے بیٹے کا 87500 روپیہ حصہ ہوا مجموعہ 350000 روپیہ ہوا

تفصیل سمجھیں

وراثت کی تقسیم :......شاہد کے 4 بیٹے تھے ، بیٹا عصبہ ہوتا ہے ، اس لئے تمام جائداد وہی لے جائیں گے ،اورانہیں پر تقسیم ہوجائے گی ، یہاں ہمیشہ 100 سے وراثت تقسیم ہوتی ہے اس لئے 100 میں 4 سے تقسیم دیا تو ہر بیٹے کوسو میں سے 25 ملے

جائداد کی تقسیم :......شاہد کے پاس 350000 تین لاکھ پچاس ہزار روپے ہیں ، اس کو 100 سے تقسیم دے دیں تو ایک حصہ نکل جائے گا۔

حساب اس طرح ہوگا ، 350000÷100=3500

یعنی جسکو صرف ایک حصہ دینا ہو تو اس کو 3500 روپئے ملیں گے۔

اور جسکو زیادہ دینا ہو تو 3500 کو اس سے ضرب دے دیں ، زیادہ والے کا حصہ نکل جائے گا۔

ایک بیٹے کا حصہ 25 ہے ، اس کو 3500 سے ضرب دیں 87500 روپئے ہوئے

دوسرے بیٹے کا حصہ 25 ہے ، اس کو 3500 سے ضرب دیں 87500 روپئے ہوئے

تیسرے بیٹے کا حصہ 25 ہے ، اس کو 3500 سے ضرب دیں 87500 روپئے ہوئے

چوتھے بیٹے کا حصہ 25 ہے ، اس کو 3500 سے ضرب دیں 87500 روپئے ہوئے

مجموعہ 350000 روپئے ہوئے

﴿(2) 2 بیٹیاں ہوں اور ایک بیٹا ہو تو حساب کیسے بنے گا۔﴾

اصول بیٹا عصبہ ہے، اور یہ بیٹی کو بھی عصبہ بنا دیتا ہے، پھر بیٹے کو دو گنا اور بیٹی کو ایک گنا ملتا ہے

شاہد کا انتقال ہوا اس کو 2 بیٹیاں ہیں اور ایک بیٹا ہے اور، 350000 روپئے چھوڑے ہیں۔

	وراثت کی تقسیم: میت 100			
	1 بیٹا 50	2 بیٹی 25	3 بیٹی 25	کل 100 ہوا

جائداد کی تقسیم	
	350000 میں سے 50 فیصد یعنی آدھا 175000 بیٹے کو ملے گا 350000 میں سے 25 فیصد یعنی چوتھائی 87500 پہلی بیٹی کو ملے گا 350000 میں سے 25 فیصد یعنی چوتھائی 87500 دوسری بیٹی کو ملے گا مجموعہ 350000 روپئے ہوئے

تفصیل سمجھیں:

وراثت کی تقسیم:......شاہد کو دو بیٹیاں ہیں۔ اور ایک بیٹا ہے اس لئے بیٹا بیٹی کو بھی عصبہ بنا دے گا، اور بیٹے کو دو گنا ملے گا اور بیٹی کو ایک گنا ملے گا۔ **للذکر مثل حظ الانثیین**، ہوگا۔

حساب کی آسانی کے لئے ایک بیٹے کو دو بیٹیاں سمجھ لیں۔ اور دو بیٹیاں پہلے سے ہیں، اس طرح گویا کہ 4 بیٹیاں ہو گئیں۔۔

4 کو 100 میں تقسیم دیں تو ہر ایک کے لئے 25 نکلے گا

اس طرح ایک بیٹی کو 100 میں سے 25 ملا

اور بیٹے کو اس کا دوگنا کردیں تو 50 ہو جائے گا۔ حساب اس طرح ہوگا۔50=2×25

جائداد کی تقسیم: شاہد کے پاس 350000 روپے ہیں اس لئے

ایک بیٹے کو اس کا آدھا 175000 روپے ملیں گے۔

ایک بیٹی کو اس کی چوتھائی 87500 روپے ملیں گے

دوسری بیٹی کو اس کی چوتھائی 87500 روپے ملیں گے

مجموعہ 350000 روپے ہوئے ۔

مسئلہ رد کا بنے گا

give it again

﴿(3) ایک بیٹی ہو تو حساب کیسے بنے گا۔﴾

اصول :(۱)بیٹی ذوی الفروض ہے: ذوی الفروض کا مطلب یہ ہے کہ اس کا حصہ قرآن میں متعین ہو۔ بیٹی کا حصہ قرآن کریم میں موجود ہے، اس لئے یہ ذوی الفروض ہے۔

(۲)ایک بیٹی کو آدھا 50 ملے گا۔

(۳)دو بیٹی کو دو تیائی 66.66 ملے گی۔

(۴)دو سے زیادہ ہو تو بھی دو تہائی 66.66 ملے گی

شاہد کا انتقال ہوا اس کو ایک بیٹی ہے اور، 350000 روپئے چھوڑے ہیں۔

وراثت کی تقسیم: میت 100				
	1 بیٹی			
حصہ کے طور پر	50 ملا			
رد کے طور پر	50 ملا			
مجموعہ	100 ہوا			

رد کیسے بنا	ایک بیٹی کو آدھا حصے کے طور پر 50 ملا باقی 50 کوئی لینے والا نہیں تھا اس لئے رد کے طور اسی کو دے دیا مجموعہ 100 ہو گیا

جائداد کی تقسیم	350000 میں سے 50 فیصد یعنی آدھا 175000 حصہ کے طور پر ملا اور 50 فیصد یعنی باقی آدھا 175000 رد کے طور پر ملا ایک بیٹی کو حصہ اور رد ملا کر پوری جائداد 350000 ملے گی

تفصیل سمجھیں:

جائداد کی تقسیم:......شاہد کو ایک بیٹی ہے، ایک بیٹی کو آدھا ملتا ہے اس لئے 350000 کا آدھا 175000 روپئے ملیں گے

اور چونکہ کوئی دوسرا وارث نہیں ہے، اور نہ کوئی عصبہ ہے اس لئے باقی آدھی جائداد رد کے طور پر اسی کو مل جائے گی، اس لئے مجموعہ 350000 روپئے اسی بیٹی کو ملے گی۔

رد کا مطلب

رد [give it again] کا مطلب یہ ہے کہ حصے تقسیم کرنے کے بعد کوئی لینے والا نہ ہو تو پھر بیوی اور شوہر کے علاوہ جو نسبی حصے دار ہوں ان پر تقسیم کر دیا جائے، جیسے یہاں 50 حصے بچ گئے تھے تو اس کو واپس بیٹی کو دے دئے گئے۔ یہاں ایک قسم پر رد تھا اس لئے آسانی سے حساب ہو گیا، آگے دو قسم پر رد ہو گا اس لئے وہاں حساب کرنا ذرا مشکل ہو گا۔

بیوی اور شوہر پر رد نہیں ہوتا۔

مسئلہ رد کا بنے گا

﴿(4) 2 بیٹیاں ہوں ہو تو حساب کیسے بنے گا۔﴾

اصول :(۱) دو بیٹیاں ہوں تو انکو دو تہائی 66.66 ملے گی

(۲) اور جو 33.34 بچے گا وہ بھی انہیں دونوں پر رد کے طور پر آدھا آدھا تقسیم ہو جائے گا

شاہد کا انتقال ہوا اس کو 2 بیٹیاں ہیں اور، 350000 روپئے چھوڑے ہیں۔

وراثت کی تقسیم: میت 100				
	1 بیٹی	2 بیٹی	کتنا ہوا	کتنا بچا
حصہ کے طور پر	33.33	33.33	مجموعہ 66.66 ہوا	33.34 بچا
رد کے طور پر	16.67	16.67	مجموعہ 33.34 ہوا	
	50 کل حصے	50 کل حصے	کل 100 ہوا	

رد کیسے ہوا	
	دو بیٹیوں کو دو تہائی 66.66 مل گئی اب 100 میں سے 33.34 باقی رہ گیا، جسکا کوئی لینے والا نہیں ہے اس لئے دونوں بیٹیوں پر اس کا آدھا آدھا 16.67 رد کر دیا اب پہلی بیٹی کو 100 میں سے 50 ملا دوسری بیٹی کو 100 میں سے 50 ملا مجموعہ 100 ہو گیا

جائداد کی تقسیم	ایک بیٹی کو 50 فیصد 175000 روپیہ ملا دوسری بیٹی کو 50 فیصد 175000 روپیہ ملا مجموعہ 350000 روپیہ ہوا

تفصیل سمجھیں:

وراثت کی تقسیم :......شاہد کو دو بیٹیاں ہیں۔دو بیٹیوں کو دو تہائی ملتی ہے ، یعنی 100 میں سے 66.66 ملے گا،اور ہر بیٹی کو اس کا آدھا 33.33 ملے گا۔

اور چونکہ کوئی دوسرا وارث نہیں ہے،اور نہ کوئی عصبہ ہے اس لئے باقی ایک تہائی جائداد رد کے طور پر انہیں دونوں کو مل جائے گی۔اور ہر ایک کو 16.666 ملے گی۔

ایک بیٹی کو حصے کے طور پر 33.34 ملا

پھر رد کے طور پر 16.66 ملا

مجموعہ 50 ہوا۔جو 100 کا آدھا ہے۔

دوسری بیٹی کو حصے کے طور پر 33.34 ملا

پھر رد کے طور پر 16.66 ملا

مجموعہ 50 ہوا۔جو 100 کا آدھا ہے۔

اور سب کا مجموعہ 100 ہوا

جائداد کی تقسیم: شاہد کے پاس 350000 روپئے ہیں اس لئے

ایک بیٹی کو اس کا آدھا 175000 روپئے ملیں گے۔

دوسری بیٹی کو آدھا 175000 روپئے ملیں گے

مجموعہ 350000 روپئے ہوئے

مسئلہ رد کا بنے گا

﴿(5) 3 بیٹیاں ہوں ہو تو حساب کیسے بنے گا۔﴾

اصول : اصول گزر چکا ہے کہ۔دو سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو بھی دو تہائی 66.66 ملے گی اور باقی 33.34 حصے ان تینوں پر رد ہو جائیں گے

شاہد کا انتقال ہوا اس کو 3 بیٹیاں ہیں اور، 350000 روپے چھوڑے ہیں۔

وراثت کی تقسیم: میت 100					
	1 بیٹی	2 بیٹی	3 بیٹی	کتنا ہوا	کتنا بچا
حصے کے طور پر	22.22	22.22	22.22	66.66	33.34 بچا
رد کے طور پر	11.11	11.11	11.11	33.34	
کل حصے	33.34	33.33	33.33	کل 100 ہوا	

رد کیسے بنا	
	تین بیٹیوں کو دو تہائی 66.66 دے دی گئی اب 33.34 باقی رہ گیا، جس کا کوئی لینے والا نہیں ہے 33.34 کو تین بیٹیوں پر رد کے طور پر تقسیم کر دیا تو ہر بیٹی کو 11.11 ملا ہر بیٹی کو پہلے سے حصے کا 22.22 ملا تھا اس لئے ہر بیٹی کا مجموعہ 33.33 ہوا

جائداد کی تقسیم	350000÷100=3500 روپے 350000 کو 100 سے تقسیم دیا تو سو میں سے ایک حصہ 3500 کا ہوا 3500 روپے کو ہر بیٹی کا حصہ 33.33 سے ضرب دیں تو 116655 نکلے گا۔۔ یہ اصل میں 116666 ہے، کلکیولیٹر کم ناپتا ہے

کتنا ملے گا	پہلی بیٹی کا حصہ 33.33 میں 3500 سے ضرب دیں تو 116655 روپیہ ہوگا دوسری بیٹی کا حصہ 33.33 میں 3500 سے ضرب دیں تو 116655 روپیہ ہوگا تیسری بیٹی کا حصہ 33.33 میں 3500 سے ضرب دیں تو 116655 روپیہ ہوگا مجموعہ 349965 روپے ہوئے

تفصیل سمجھیں:

وراثت کی تقسیم:......شاہد کو 3 بیٹیاں ہیں ، یہ ذوی الفروض ہیں، اور تین بیٹیوں کو بھی دو تہائی ملتی ہے، یعنی 100 میں سے 66.666 ملے گا، اور ہر بیٹی کو اس کی تہائی 22.22 ملے گی۔

اور چونکہ کوئی دوسرا وارث نہیں ہے، اور نہ کوئی عصبہ ہے اس لئے باقی ایک تہائی جائداد رد کے طور پر انہیں تینوں کو مل جائے گی۔

ایک تہائی 33.33 ہے اس کو تین بیٹی سے تقسیم دیں تو 11.11 بنے گا

اور ہر ایک کو 11.111 ملے گی۔

ایک بیٹی کو حصے کے طور پر 22.222 ملا

پھر رد کے طور پر 11.111 ملا

مجموعہ 33.333 ہوا۔

﴿(6) 2 بیٹیاں ہوں اور ایک بیٹا ہو اور بیوی ہو تو حساب کیسے بنے گا۔﴾

اصـــول : بیٹا، بیٹی کے ساتھ بیوی ہو تو اس کو آٹھواں ملتا ہے، اور جو باقی بچے گا وہ اولاد میں تقسیم ہو جائے گا۔

شاہد کا انتقال ہوا اس کو 2 بیٹیاں، ایک بیٹا ہے اور بیوی ہے اور، 350000 روپئے چھوڑے ہیں

وراثت کی تقسیم: میت 100					
بیوی	کتنا بچا	1 بیٹا	دوسری بیٹی	دوسری بیٹی	
12.5	87.5 بچا	43.76	21.87	21.87	کل 100 ہوا

عصبہ نے کیسے تقسیم کیا	
	بیوی کو آٹھواں حصہ 12.5 دینے کے بعد 87.5 بچ گیا 87.5 کو ایک بیٹا اور دو بیٹیوں میں تقسیم کر دیا ایک بیٹا کو دو بیٹی مان لیا۔ اور دو بیٹی پہلے سے ہے، گویا کہ 4 بیٹیاں ہوئیں 87.5 کو 4 سے تقسیم دیا تو 21.87 ایک بیٹی کا حصہ ہوا 21.87 کا دوگنا 43.76 حصہ بیٹے کا ہوا مجموعہ 100 ہوا

جائداد کی تقسیم	350000÷100=3500 350000 کو 100 سے تقسیم دیا تو ایک حصہ 3500 روپئے کا بنا بیوی کا حصہ 12.5 ہے اس کو 3500 سے ضرب دیا تو 43750 نکلا بیٹے کا حصہ 43.76 ہے اس کو 3500 سے ضرب دیا 153160 نکلا پہلی بیٹی کا حصہ 21.87 ہے اس کو 3500 سے ضرب دیا تو 76545 نکلا دوسری بیٹی کا حصہ 21.87 ہے اس کو 3500 سے ضرب دیا تو 76545 نکلا مجموعہ 350000 ہوا۔

تفصیل سمجھیں:

وراثت کی تقسیم: شاہد کو اولاد کے ساتھ بیوی بھی ہے اس لئے بیوی کو 100 کا آٹھواں حصہ 12.5 ملے گا، اور باقی 87.5 بیٹے اور بیٹی میں تقسیم ہوگا۔

100 میں سے بیوی کو آٹھواں حصہ 12.5 دیا

اب 100 میں سے 87.5 بچا

87.5 کو ایک بیٹا اور دو بیٹیوں میں تقسم کیا

یہ حساب اس طرح ہوگا 87.5÷4=21.87

اب 21.87 کو 2 سے ضرب دیا 43.75 بیٹے کا حصہ نکل گیا۔

بیٹے کو 43.75 ملا

ایک بیٹی کو اس کا آدھا 21.87 ملا

دوسری بیٹی کو اس کا آدھا 21.87 ملا

مجموعہ 100 ہوا

جائداد کی تقسیم:.......اوپر کر چکا ہوں، دیکھ لیں۔

﴿(7) 2 بیٹیاں ہوں اور ایک بیٹا ہوا اور شوہر ہو تو حساب کیسے بنے گا۔﴾

اصول :اولاد کے ساتھ شوہر ہو تو اس کو چوتھائی ملتی ہے، اور جو باقی بچے گا وہ اولاد میں عصبہ کے طور پر تقسیم ہو جائے گا۔

شاہدہ کا انتقال ہوا اس کو 2 بیٹیاں، ایک بیٹا، اور شوہر ہے اور، 350000 روپے چھوڑے ہیں

وراثت کی تقسیم: میت 100					
شوہر	کتنا بچا	1 بیٹا	2 بیٹی	3 بیٹی	
25	75 بچا	37.5	18.75	18.75	کل 100 ہوا

عصبہ نے کیسے تقسیم کیا	
	شوہر کو چوتھائی حصہ 25 دینے کے بعد 75 بچ گیا 75 کو ایک بیٹا اور دو بیٹیوں میں تقسیم کر دیا ایک بیٹا کو دو بیٹی مان لیا۔ اور دو بیٹی پہلے سے ہے، گویا کہ 4 بیٹیاں ہوئیں 75 کو 4 سے تقسیم دیا تو 18.75 ایک بیٹی کا حصہ ہوا 18.75 دوسری بیٹی کا حصہ ہوا 18.75 کا دوگنا 37.5 حصہ بیٹے کا ہوا مجموعہ 100 ہوا

جائداد کی تقسیم	350000÷100=3500 350000 کو 100 سے تقسیم دیا تو ایک حصہ 3500 روپئے کا بنا شوہر کا حصہ 25 ہے اس کو 3500 سے ضرب دیا تو 87500 نکلا بیٹے کا حصہ 37.5 ہے اس کو 3500 سے ضرب دیا 131250 نکلا 1 بیٹی کا حصہ 18.75 ہے اس کو 3500 سے ضرب دیا تو 65625 نکلا 2 بیٹی کا حصہ 18.75 ہے اس کو 3500 سے ضرب دیا تو 65625 نکلا مجموعہ 350000 ہوا۔

تفصیل سمجھیں:

وراثت کی تقسیم: شاہدہ کو اولاد کے ساتھ شوہر بھی ہے

اس لئے شوہر کو 100 کا چوتھائی حصہ 25 ملے گا، اور باقی 75 بیٹے اور بیٹی میں تقسیم ہوگا۔

100 میں سے شوہر کو چوتھائی حصہ 25 دیا

اب 100 میں سے 75 بچا

75 کو ایک بیٹا اور دو بیٹیوں میں تقسم کیا۔

75 کو 4 سے تقسیم دیں 18.75 ایک بیٹی کا حصہ ہوگا

یہ حساب اس طرح ہوگا 75÷4=18.75

ایک بیٹی کا حصہ 18.75 ہوگا

اور بیٹے کو 18.75 کا دوگنا 37.5 ملے گا

ایک بیٹی کو 18.75 ملے گا

دوسری بیٹی کو 18.75 ملے گا۔۔اور سب کا مجموعہ 100 ہوگیا۔

﴿(8) ایک بیٹا، ایک بیٹی، شوہر، باپ، اور ماں ہو تو حساب کیسے بنے گا۔﴾

اصول: (ا) اولاد کے ساتھ باپ اور ماں ہو تو ہر ایک کو چھٹا، چھٹا ملے گا

(۲) بیٹی کے ساتھ بیٹا ہو تو بیٹی عصبہ بن جائے گی۔ اور شوہر، باپ، اور ماں کے لینے کے بعد باقی مال کو یہ دونوں **للذکر مثل حظ الانثیین**، کے طور پر تقسیم کریں گے۔

شاہدہ کا انتقال ہوا اس کو ایک بیٹا، ایک بیٹی، باپ، ماں اور شوہر ہیں اور، 350000 روپے چھوڑے ہیں۔

وراثت کی تقسیم: میت 100					
شوہر	باپ	ماں	کتنا بچا	بیٹا	بیٹی
25	16.66	16.66	41.68	27.78	13.90

عصبہ نے کیسے تقسیم کیا	
	شوہر نے 25 لیا باپ نے 16.66 لیا ماں نے 16.66 لیا مجموعہ 58.32 ہوا اور 41.68 باقی بچ گیا جو بیٹا اور بیٹی میں تقسیم ہوا ایک بیٹے کو دو بیٹیاں مانا، اور ایک بیٹی پہلے سے موجود ہے تو گویا کہ 3 بیٹیاں ہوئیں 41.68 کو 3 سے تقسیم دیا تو 13.90 بیٹی کا حصہ ہوا اور 13.89 کا دوگنا 27.78 بیٹے کا حصہ ہوا

جائداد کی تقسیم	350000 کو 100 سے تقسیم دیا تو ایک حصہ 3500 روپئے کا بنا شوہر کا حصہ 25 ہے اس کو 3500 سے ضرب دیا تو 87500 نکلا باپ کا حصہ 16.66 ہے اس کو 3500 سے ضرب دیا تو 58310 نکلا ماں کا حصہ 16.66 ہے اس کو 3500 سے ضرب دیا تو 58310 نکلا بیٹی کا حصہ 13.90 ہے اس کو 3500 سے ضرب دیا تو 48650 نکلا بیٹے کا حصہ 27.78 ہے اس کو 3500 سے ضرب دیا تو 97230 نکلا مجموعہ 350000 روپیہ ہوا

تفصیل سمجھیں:

وراثت کی تقسیم:......شاہدہ کو اولاد کے ساتھ شوہر ہے

اس لئے شوہر کو 100 کی چوتھائی حصہ 25 ملے گا۔

باپ اولاد کے ساتھ ہے، اس لئے 100 کا چھٹا حصہ 16.66 ملے گا

ماں اولاد کے ساتھ ہے، اس لئے 100 کا چھٹا حصہ 16.66 ملے گا

ان سب کا مجموعہ 58.32 ہوا

حساب اس طرح ہے 25+16.66+16.66=58.32

اب 100 میں سے 41.68 بچ گیا،

اب بیٹا اور بیٹی دونوں ہیں اس لئے بیٹا بیٹی کو عصبہ بنادے گا

اور 41.68 دونوں میں تقسیم ہوجائے گا۔

ایک بیٹے کو دو بیٹی مان لیں، اور ایک بیٹی ہے، اس لئے مجموعہ 3 بیٹیاں ہوئیں

41.68 کو 3 سے تقسیم دے دیں 13.89 نکل آئے گا

اب 13.90 بیٹی کو دے دیں

اور 13.89 کا دوگنا 27.78 بیٹے کو دیں

مجموعہ 100 بن جائے گا اور حساب صحیح ہو جائے گا

اس کے بعد ہر ایک کے حصے کو 3500 روپے سے ضرب دیں تو ہر ایک کا روپیہ نکل آئے گا جسکی تفصیل نیچے ہے ۔

کتنا ملے گا	
	شوہر کا حصہ 87500 روپیہ ہوگا
	باپ کا حصہ 58310 روپیہ ہوگا
	ماں کا حصہ 58310 روپیہ ہوگا
	بیٹی کا حصہ 48650 روپیہ ہوگا
	بیٹے کا حصہ 97230 روپیہ ہوگا
	مجموعہ 350000 روپیہ ہوا

مسئلہ ,رد، کا بنے گا

﴿(9) 2 بیٹیاں ہوں بیوی ہو، ماں ہو تو حساب کیسے بنے گا۔﴾

یہاں رد کے حصے کو لینے والے دو قسم کے لوگ ہیں ایک 66.66 دو تہائی اور دوسرا 16.66 چھٹا حصہ، ان دونوں سے فیصد سے تقسیم کر کے دینا ایک مشکل کام ہے اس لئے رد کے حساب کو غور سے دیکھیں۔

اصول : یہاں 5 اصول یاد رکھیں

[1] دو بیٹیاں بیٹے کے ساتھ نہیں ہیں اس لئے یہ ذوی الفروض ہیں۔اس کو دو تہائی ملے گی۔

[2] اور چونکہ اولاد موجود ہیں اس لئے بیوی کو آٹھواں حصہ ملے گا

[3] اولاد موجود ہیں اس لئے ماں کو چھٹا ملے گا

[4] اور جو باقی بچے گا وہ بیٹی اور ماں پر رد ہو جائے گا۔کیونکہ یہ میت کے نسب میں سے ہیں

[5] بیوی پر رد نہیں ہوگا اس لئے کہ وہ نسب میں سے نہیں ہے

شاہد کا انتقال ہوا اس کو 2 بیٹیاں ایک بیوی اور ماں ہیں اور، 350000 روپئے چھوڑے ہیں

وراثت کی تقسیم: میت 100					
	بیوی	دو بیٹیاں	ماں	کتنا ہوا	کتنا بچا
حصے کے طور پر	12.5	66.66	16.66	95.82 ہوا	4.18 بچا
رد کے طور پر	×	3.344	0.835	4.18 ہوا	
مجموعہ	12.5	70	17.5	100 ہوا	

﴿رد کا حساب کیسے بنے گا﴾

بیوی نے 12.5 لیا۔۔ ان پر رد نہیں ہوگا

دو بیٹیوں نے 66.66 لیا۔۔ان پر رد ہوگا

ماں نے 16.66 لیا۔۔ان پر رد ہوگا

مجموعہ 95.82 ہوا

اب 100 میں سے 4.18 بچ گیا ہے

یہاں بیٹیوں اور ماں پر رد ہوگا،اس لئے دونوں کا مجموعہ کتنا ہوگا وہ دیکھیں

دو بیٹی کا حصہ 66.66 اور ماں کا حصہ 16.66 مجموعہ 83.32 ہوا

4.18 میں 83.32 سے تقسیم دیا تو 0.0502 نکلا، جو ایک حصہ ہے

0.0502 میں 66.66 سے ضرب دیا تو 3.346 نکلا، یہ بیٹی کا رد کا حصہ ہوا

دو بیٹیوں کا حصہ 66.66 اور رد کا حصہ 3.346 مجموعہ 70 ہو گیا

0.0502 میں 16.66 سے ضرب دیا تو 0.836 نکلا، یہ ماں کا رد کا حصہ ہوا

ماں کا حصہ 16.66 اور رد کا حصہ 0.836 مجموعہ 17.5 ہو گیا

جائداد کی تقسیم	350000÷100=3500 350000 کو 100 سے تقسیم دیا تو ایک حصہ 3500 روپئے کا بنا بیوی کا حصہ 12.5 ہے اس کو 3500 سے ضرب دیا تو 43750 نکلا دو بیٹیوں کا حصہ 70 ہے اس کو 3500 سے ضرب دیا تو 245000 نکلا ماں کا حصہ 17.5 ہے اس کو 3500 سے ضرب دیا تو 61250 نکلا مجموعہ 350000 ہوا

کتنا ملے گا	بیوی کو 350000 میں سے 43750 روپیہ ملے گا ایک بیٹی کو 350000 میں سے 122500 روپیہ ملے گا دوسری بیٹی کو 350000 میں سے 122500 روپیہ ملے گا ماں کو 350000 میں سے 61250 روپیہ ملے گا مجموعہ 350000 ہوا

تفصیل سمجھیں:

وراثت کی تقسیم:......شاہد کو اولاد کے ساتھ بیوی ہے

اس لئے بیوی کو 100 کا آٹھواں حصہ 12.5 ملے گا۔

دو بیٹیوں کو دو تہائی 100 میں سے 66.66 ملے گا

ماں اولاد کے ساتھ ہے، اس لئے 100 کا چھٹا حصہ 16.66 ملے گا

ان سب کا مجموعہ 95.82 ہوا

حساب اس طرح ہے 12.5+66.66+16.66=95.82

اب 100 میں سے 4.18 بچ گیا،

4.18 کو دو بیٹی اور ماں پر دوبارہ رد کیا جائے گا، بیوی پر رد نہیں ہوگا

رد کی صورت یہ ہے کہ جن لوگوں پر رد کرنا ہے ان لوگوں کے حصوں کو جمع کریں، اور اس سے جو حصہ بچ گیا ہے اس میں تقسیم دیں۔ اور جو کچھ نکلے گا، اس میں ان لوگوں کے حصوں سے ضرب دیں جس پر رد کیا جائے گا۔ اس طرح ہر ایک کے رد کا حصہ نکل جائے گا۔

یہاں دو بیٹیوں کے حصے 66.66

اور ماں کے حصے 16.66 پر رد کرنا ہے اس لئے اس کو جمع کیا تو 83.32 ہوا

4.18 میں 83.32 سے تقسیم دیا تو ایک حصہ 0.0502 نکلا

0.0502 میں بیٹی کا حصہ 66.66 سے ضرب دیا تو 3.344 نکلا، جو بیٹی کا رد کا حصہ ہے

دو بیٹی کو پہلے حصے کے طور پر 66.66 ملا تھا

حصہ اور رد ملا کر دو بیٹیوں کو مجموعہ 70 حصہ ہوا

70 حصے کو 3500 روپئے میں ضرب دیں تو 245000 روپیہ بیٹی کا حصہ ہوا

0.0502 میں ماں کا حصہ 16.66 سے ضرب دیا تو 0.836 نکلا جو ماں کا رد کا حصہ ہے

ماں کو پہلے حصے کے طور پر 16.66 ملا تھا

حصہ اور رد ملا کر ماں کو مجموعہ 17.5 حصہ ہوا

17.5 حصے کو 3500 روپئے میں ضرب دیں تو 61250 روپیہ ماں کا حصہ ہوا

12.5 بیوی کے حصے کو 3500 روپئے میں ضرب دیں تو 43750 روپیہ بیوی کا حصہ ہوا

سب کا مجموعہ 350000 روپیہ ہوا

مسئلہ ,رد، کا بنے گا

﴾(10) ایک بیٹی ہو بیوی ہو، ماں ہو تو حساب کیسے بنے گا۔﴿

یہاں رد کے حصے کو لینے والے دو قسم کے لوگ ہیں ایک 50 آدھا اور دوسرا 16.66 چھٹا حصہ، ان دونوں سے فیصد سے تقسیم کر کے دینا ایک مشکل کام ہے اس لئے رد کے حساب کو غور سے دیکھیں۔

اصول: یہاں کے 5 اصول سوال نمبر 9 میں گزر چکے ہیں

شاہد کا انتقال ہوا اس کو ایک بیٹی ہے بیوی اور ماں ہیں اور، 350000 روپئے چھوڑے ہیں

وراثت کی تقسیم: میت 100					
	بیوی	ایک بیٹی	ماں	کتنا ہوا	کتنا بچا
حصے کے طور پر	12.5	50	16.66	79.16 ہوا	20.84 بچا
رد کے طور پر	×	15.65	5.21	20.86 ہوا	
مجموعہ	12.5	65.65	21.87	100 ہوا	

﴾رد کا حساب کیسے بنے گا﴿

بیوی نے 12.5 آٹھواں حصہ لیا۔۔ ان پر رد نہیں ہوگا

ایک بیٹی نے 50 آدھا لیا۔۔ان پر رد ہوگا

ماں نے 16.66 چھٹا حصہ لیا۔۔ان پر رد ہوگا

مجموعہ 79.16 ہوا

اب 100 میں سے 20.84 بچ گیا ہے

یہاں ایک بیٹی اور ماں پر رد ہوگا، اس لئے دونوں کا مجموعہ کتنا ہوگا وہ دیکھیں

ایک بیٹی کا حصہ 50 اور ماں کا حصہ 16.66 مجموعہ 66.66 ہوا

20.84 میں 66.66 سے تقسیم دیا تو 0.313 نکلا، جو ایک حصہ ہے

0.313 میں 50 سے ضرب دیا تو 15.65 نکلا، یہ ایک بیٹی کا رد کا حصہ ہوا

ایک بیٹی کا حصہ 50 اور رد کا حصہ 15.65 مجموعہ 65.65 ہوگیا

0.313 میں 16.66 سے ضرب دیا تو 5.214 نکلا، یہ ماں کا رد کا حصہ ہوا

ماں کا حصہ 16.66 اور رد کا حصہ 5.214 مجموعہ 21.87 ہوگیا

جائداد کی تقسیم	350000÷100=3500 350000 کو 100 سے تقسیم دیا تو ایک حصہ 3500 روپئے کا بنا بیوی کا حصہ 12.5 ہے اس کو 3500 سے ضرب دیا تو 43750 نکلا ایک بیٹی کا حصہ 65.65 ہے اس کو 3500 سے ضرب دیا تو 229775 نکلا ماں کا حصہ 21.87 ہے اس کو 3500 سے ضرب دیا تو 76545 نکلا مجموعہ 350000 ہوا

تفصیل سمجھیں:

وراثت کی تقسیم:......شاہد کو اولاد کے ساتھ بیوی ہے

اس لئے بیوی کو 100 کا آٹھواں حصہ 12.5 ملے گا۔

ایک بیٹی کو آدھا حصہ 100 میں سے 50 ملے گا

ماں اولاد کے ساتھ ہے، اس لئے 100 کا چھٹا حصہ 16.66 ملے گا

ان سب کا مجموعہ 79.16 ہوا

حساب اس طرح ہے 12.5+50+16.66=79.16

اب 100 میں سے 20.84 بچ گیا،

20.84 کو دو بیٹی اور ماں پر دوبارہ رد کیا جائے گا، بیوی پر رد نہیں ہوگا

رد کی صورت یہ ہے کہ جن لوگوں پر رد کرنا ہے ان لوگوں کے حصوں کو جمع کریں، اور اس سے جو حصہ بچ گیا ہے اس میں تقسیم دیں۔ اور جو کچھ نکلے گا، اس میں ان لوگوں کے حصوں سے ضرب دیں جس پر رد کیا جائے گا۔ اس طرح ہر ایک کے رد کا حصہ نکل جائے گا۔

یہاں ایک بیٹی کا حصہ 50 ہے

اور ماں کے حصے 16.66 پر رد کرنا ہے اس لئے اس کو جمع کیا تو 66.66 ہوا

20.84 میں 66.66 سے تقسیم دیا تو ایک حصہ 0.313 نکلا

0.313 میں بیٹی کا حصہ 50 سے ضرب دیا تو 15.65 نکلا، جو بیٹی کا رد کا حصہ ہے

ایک بیٹی کو پہلے حصے کے طور پر 50 ملا تھا

اب حصہ اور رد ملا کر بیٹی کو مجموعہ 65.65 حصہ ہوا

65.65 حصے کو 3500 روپئے میں ضرب دیں تو 229775 روپیہ بیٹی کا حصہ ہوا

0.313 میں ماں کا حصہ 16.66 سے ضرب دیا تو 0.5.214 نکلا جو ماں کا رد کا حصہ ہے

ماں کو پہلے حصے کے طور پر 16.66 ملا تھا

ماں کا رد کا حصہ 5.214 حصہ ہوا

ماں کا حصہ اور رد ملا کر مجموعہ 21.87 ہوا

21.87 حصے کو 3500 روپئے میں ضرب دیں تو 76545 روپیہ ماں کا حصہ ہوا

12.5 بیوی کے حصے کو 3500 روپئے میں ضرب دیں تو 43750 روپیہ بیوی کا حصہ ہوا

سب کا مجموعہ 350000 روپیہ ہوا

مسئلہ ,رد، کا بنے گا

﴿(11) ایک بیٹی ہو شوہر ہو، ماں ہو تو حساب کیسے بنے گا۔﴾

یہاں رد کے حصے کو لینے والے دو قسم کے لوگ ہیں ایک 50 آدھا اور دوسرا 16.66 چھٹا حصہ، ان دونوں سے فیصد سے تقسیم کر کے دینا ایک مشکل کام ہے اس لئے رد کے حساب کو غور سے دیکھیں۔

اصول: یہاں کے 5 اصول سوال نمبر 9 میں گزر چکے ہیں

شاہدہ کا انتقال ہوا اس کو ایک بیٹی ہے شوہر اور ماں ہیں اور، 350000 روپئے چھوڑے ہیں

وراثت کی تقسیم: میت 100					
	شوہر	ایک بیٹی	ماں	کتنا ہوا	کتنا بچا
حصے کے طور پر	25	50	16.66	91.66 ہوا	8.34 بچا
رد کے طور پر	×	6.26	2.084	8.34 ہوا	
مجموعہ	25	56.26	18.74	100 ہوا	

﴿رد کا حساب کیسے بنے گا﴾

شوہر نے 25 چوتھائی لی۔۔ ان پر رد نہیں ہوگا

ایک بیٹی نے 50 آدھا لیا۔۔ان پر رد ہوگا

ماں نے 16.66 چھٹا حصہ لیا۔۔ان پر رد ہوگا

مجموعہ 91.66 ہوا

اب 100 میں سے 8.34 بچ گیا ہے

یہاں ایک بیٹی اور ماں پر رد ہوگا، اس لئے دونوں کا مجموعہ کتنا ہوگا وہ دیکھیں

ایک بیٹی کا حصہ 50 اور ماں کا حصہ 16.66 مجموعہ 66.66 ہوا

8.34 میں 66.66 سے تقسیم دیا تو 0.1251 نکلا، جو ایک حصہ ہے

0.1251 میں 50 سے ضرب دیا تو 6.26 نکلا، یہ ایک بیٹی کا رد کا حصہ ہوا

ایک بیٹی کا حصہ 50 اور رد کا حصہ 6.26 مجموعہ 56.26 ہو گیا

0.1251 میں 16.66 سے ضرب دیا تو 2.084 نکلا، یہ ماں کا رد کا حصہ ہوا

ماں کا حصہ 16.66 اور رد کا حصہ 2.084 مجموعہ 18.74 ہو گیا

جائداد کی تقسیم	350000÷100=3500 350000 کو 100 سے تقسیم دیا تو ایک حصہ 3500 روپئے کا بنا شوہر کا حصہ 25 ہے اس کو 3500 سے ضرب دیا تو 87500 نکلا ایک بیٹی کا حصہ 56.26 ہے اس کو 3500 سے ضرب دیا تو 196910 نکلا ماں کا حصہ 18.74 ہے اس کو 3500 سے ضرب دیا تو 65590 نکلا مجموعہ 350000 ہوا

تفصیل سمجھیں:

وراثت کی تقسیم:......شاہدہ کو اولاد کے ساتھ شوہر ہے

اس لئے شوہر کو 100 کا چوتھائی حصہ 25 ملے گا۔

ایک بیٹی کو آدھا حصہ 100 میں سے 50 ملے گا

ماں اولاد کے ساتھ ہے، اس لئے 100 کا چھٹا حصہ 16.66 ملے گا

ان سب کا مجموعہ 91.66 ہوا

حساب اس طرح ہے 91.66=16.66+50+25

اب 100 میں سے 8.34 بچ گیا،

8.34 کو دو بیٹی اور ماں پر دوبارہ رد کیا جائے گا، بیوی پر رد نہیں ہوگا

رد کی صورت یہ ہے کہ جن لوگوں پر رد کرنا ہے ان لوگوں کے حصوں کو جمع کریں، اور اس سے جو حصہ بچ گیا ہے اس میں تقسیم دیں۔ اور جو کچھ نکلے گا، اس میں ان لوگوں کے حصوں سے ضرب دیں جس پر رد کیا جائے گا۔ اس طرح ہر ایک کے رد کا حصہ نکل جائے گا۔

یہاں ایک بیٹی کا حصہ 50 ہے جس پر رد کرنا ہے

اور ماں کے حصے 16.66 پر رد کرنا ہے اس لئے ان کو جمع کیا تو 66.66 ہوا

8.34 میں 66.66 سے تقسیم دیا تو ایک حصہ 0.1251 نکلا

0.1251 میں بیٹی کا حصہ 50 سے ضرب دیا تو 6.26 نکلا، جو بیٹی کا رد کا حصہ ہوا

ایک بیٹی کو پہلے حصے کے طور پر 50 ملا تھا

اب حصہ اور رد ملا کر بیٹی کو مجموعہ 56.26 حصہ ہوا

56.26 حصے کو 3500 روپئے میں ضرب دیں تو 196910 روپیہ بیٹی کا حصہ ہوا

0.1251 میں ماں کا حصہ 16.66 سے ضرب دیا تو 2.084 نکلا جو ماں کا رد کا حصہ ہے

ماں کو پہلے حصے کے طور پر 16.66 ملا تھا

ماں کا حصہ اور رد ملا کر مجموعہ 18.74 ہوا

18.74 حصے کو 3500 روپئے میں ضرب دیں تو 65590 روپیہ ماں کا حصہ ہوا

25 شوہر کے حصے کو 3500 روپئے میں ضرب دیں تو 87500 روپیہ بیوی کا حصہ ہوا

سب کا مجموعہ 350000 روپیہ ہوا

مسئلہ عول، کا بنے گا

عول: reduce کا مطلب یہ ہے کہ حصہ 100 سے زیادہ ہوگیا ہے اس کو فیصد بنا کر کم کیا جائے گا اور 100 پر لایا جائے گا، پھر وراثت تقسیم کی جائے گی۔۔ تفصیل نیچے دیکھیں۔

﴿(12) 2 بیٹیاں ہوں شوہر ہو، باپ ہو تو حساب کیسے بنے گا۔﴾

اصول:(۱) اولاد کے ساتھ شوہر ہو تو اس کو چوتھائی، 25 ملے گی.

(۲) اولاد کے ساتھ باپ ہو تو اس کو چھٹا، 16.66 ملے گا

شاہدہ کا انتقال ہوا اس کو 2 بیٹیاں ایک شوہر اور باپ ہیں اور، 350000 روپے چھوڑے ہیں

وراثت کی تقسیم: میت 100					
	شوہر	دو بیٹیاں	باپ	کتنا ہوا	فیصد کیا ہوگا
حصے کے طور پر	25	66.66	16.66	108.32 ہوگیا	1.0832
عول کے بعد	23.08	61.54	15.38	100 ہوا	

عول کیسے بنے گا	
	108.32 کو 100 سے تقسیم دیں تو 1.0832 سو میں سے ایک حصہ ہوگا
	1.0832 سے ہر ایک کے حصے میں تقسیم دیں تو سب کا حصہ کم ہو جائے گا
	1.0832 سے شوہر کا حصہ 25 میں تقسیم دیا تو 23.08 نکل آیا
	1.0832 سے دو بیٹیوں کا حصہ 66.66 میں تقسیم دیا تو 61.54 نکل آیا
	1.0832 سے باپ کا حصہ 16.66 میں تقسیم دیا تو 15.38 نکل آیا،
	مجموعہ 100 ہوگیا

جائداد کی تقسیم	350000÷100=3500 350000 کو 100 سے تقسیم دیا تو ایک حصہ 3500 روپئے کا بنا عول کے بعد شوہر کا حصہ 23.08 ہے اس کو 3500 سے ضرب دیا تو 80780 نکلا دو بیٹیوں کا حصہ 61.54 ہے اس کو 3500 سے ضرب دیا تو 215390 نکلا باپ کا حصہ 15.38 ہے اس کو 3500 سے ضرب دیا تو 53830 نکلا مجموعہ 350000 ہوا

تفصیل سمجھیں:

وراثت کی تقسیم:......شاہدہ کو اولاد کے ساتھ شوہر ہے

اس لئے شوہر کو 100 کا چوتھائی حصہ 25 ملے گا۔

دو بیٹیوں کو دو تہائی 100 میں سے 66.66 ملے گا

باپ اولاد کے ساتھ ہے، اس لئے 100 کا چھٹا حصہ 16.66 ملے گا

ان سب کا مجموعہ 108.32 ہو گیا

حساب اس طرح ہے 25+66.66+16.66=108.32

اب 100 سے بھی 8.32 زیادہ ہو گیا۔ اس کو عول کہتے ہیں

اب اس کا طریقہ یہ ہے کہ 108.32 کو 100 سے تقسیم دے دیں 1.0832 نکل جائے گا

اب 1.0832 سے ہر ایک کے حصے میں تقسیم دیں تو سب کا حصہ کم ہو جائے گا اور 100 پر آ جائے گا۔

1.0832 سے شوہر کا حصہ 25 میں تقسیم دیا تو 23.08 نکل آیا، یہ عول کے بعد شوہر کا حصہ ہوا

1.0832 سے دو بیٹیوں کا حصہ 66.66 میں تقسیم دیا تو 61.54 نکل آیا، یہ اب بیٹی کا حصہ ہوا

1.0832 سے باپ کا حصہ 16.66 میں تقسیم دیا تو 15.38 نکل آیا، یہ اب باپ کا حصہ ہوا

اب مجموعہ 100 ہو گیا۔ اب عول کے بعد والے حصوں سے 3500 روپے میں ضرب دیں تو روپے میں سب کے حصے نکل جائیں گے

کتنا ملے گا	شوہر کو 350000 میں سے 80780 روپیہ ملے گا دو بیٹیوں کو 350000 میں سے 215390 روپیہ ملے گا باپ کو 350000 میں سے 53830 روپیہ ملے گا مجموعہ 350000 ہوا

مسئلہ عول، کا بنے گا

﴿(13) 2 بیٹیاں ہوں شوہر ہو، باپ ہو اور ماں ہو تو حساب کیسے بنے گا۔﴾

اصول:(۱) اولاد کے ساتھ باپ اور ماں ہوں ہوتو باپ کو بھی چھٹا 16.66 ملے گا
(۲) اور ماں کو بھی چھٹا 16.66 ملے گا

دلیل: یہ آیت ہے۔و لأبویه لکل واحدة منهما السدس مما ترک ان کان له و لد فان لم یکن له ولد و ورثه أبواه فلأمه الثلث (آیت ۱۱، سورۃ النساء ۴) اس آیت میں ہے کہ اولاد ہوتو باپ کو چھٹا ملے گا۔ اور ماں کو بھی چھٹا ملے گا

شاہدہ کا انتقال ہوا اس کو 2 بیٹیاں، شوہر، باپ اور ماں ہیں اور، 350000 روپئے چھوڑے ہیں

وراثت کی تقسیم: میت 100					
	شوہر	دو بیٹیاں	باپ	ماں	کتنا
حصے کے طور پر	25	66.66	16.66	16.66	124.98 زیادہ ہوا
عول کے بعد حصہ	20	53.34	13.33	13.33	100 ہوگیا

عول کیسے بنے گا	124.98 کو 100 سے تقسیم دیں تو 1.2498 سو میں سے ایک حصہ ہوگا 1.2498 سے ہر ایک کے حصے میں تقسیم دیں تو سب کا حصہ کم ہو جائے گا 1.2498 سے شوہر کا حصہ 25 میں تقسیم دیا تو 20 نکل آیا 1.2498 سے دو بیٹیوں کا حصہ 66.66 میں تقسیم دیا تو 53.34 نکل آیا 1.2498 سے باپ کا حصہ 16.66 میں تقسیم دیا تو 13.33 نکل آیا، 1.2498 سے ماں کا حصہ 16.66 میں تقسیم دیا تو 13.33 نکل آیا

تفصیل سمجھیں:

وراثت کی تقسیم:......شاہدہ کو اولاد کے ساتھ شوہر ہے

اس لئے شوہر کو 100 کا چوتھائی حصہ 25 ملے گا۔

دو بیٹیوں کو دو تہائی 100 میں سے 66.66 ملے گا

باپ اولاد کے ساتھ ہے، اس لئے 100 کا چھٹا حصہ 16.66 ملے گا

ماں اولاد کے ساتھ ہے، اس لئے 100 کا چھٹا حصہ 16.66 ملے گا

ان سب کا مجموعہ 124.98 ہو گیا

حساب اس طرح ہے 25+66.66+16.66+16.66=124.98

اب 100 سے بھی 24.98 زیادہ ہو گیا۔ اس کو عول کہتے ہیں

اب اس کا طریقہ یہ ہے کہ 124.98 کو 100 سے تقسیم دے دیں 1.2498 نکل جائے گا

اب 1.2498 سے ہر ایک کے حصے میں تقسیم دیں تو سب کا حصہ کم ہو جائے گا اور 100 پر آ جائے گا۔

1.2498 سے شوہر کا حصہ 25 میں تقسیم دیا تو 20 نکل آیا، یہ عول کے بعد شوہر کا حصہ ہوا

1.2498 سے دو بیٹیوں کا حصہ 66.66 میں تقسیم دیا تو 53.34 نکل آیا، یہ اب بیٹی کا حصہ ہوا

1.2498 سے باپ کا حصہ 16.66 میں تقسیم دیا تو 13.33 نکل آیا، یہ اب باپ کا حصہ ہوا

1.2498 سے ماں کا حصہ 16.66 میں تقسیم دیا تو 13.33 نکل آیا، یہ اب ماں کا حصہ ہوا

اب مجموعہ 100 ہو گیا۔ اب عول کے بعد والے حصوں سے 3500 روپئے میں ضرب دیں تو ہر ایک حصے دار کا حصہ نکل آئے گا، تفصیل اوپر دے چکا ہوں۔

مسئلہ عول، کا بنے گا

﴿(14) 2 بیٹیاں ہوں بیوی ہو، باپ ہو اور ماں ہو تو حساب کیسے بنے گا۔﴾

اصول:(۱) اولاد کے ساتھ باپ اور ماں ہوں ہو تو باپ کو بھی چھٹا 16.66 ملے گا

(۲) اور ماں کو بھی چھٹا 16.66 ملے گا، دلیل گزر چکی ہے

شاہد کا انتقال ہوا اس کو 2 بیٹیاں، بیوی، باپ اور ماں ہیں اور، 350000 روپئے چھوڑے ہیں

وراثت کی تقسیم: میت 100					
	بیوی	دو بیٹیاں	باپ	ماں	کتنا
حصے کے طور پر	12.5	66.66	16.66	16.66	112.48 زیادہ ہوا
عول کے بعد حصہ	11.11	59.27	14.81	14.81	100 ہو گیا

عول کیسے بنے گا	
عول کیسے بنے گا	112.48 کو 100 سے تقسیم دیں تو 1.2498 سو میں سے ایک حصہ ہو گا 1.1248 سے ہر ایک کے حصے میں تقسیم دیں تو سب کا حصہ کم ہو جائے گا 1.1248 سے بیوی کا حصہ 12.5 میں تقسیم دیا تو 11.11 نکل آیا 1.1248 سے دو بیٹیوں کا حصہ 66.66 میں تقسیم دیا تو 59.27 نکل آیا 1.1248 سے باپ کا حصہ 16.66 میں تقسیم دیا تو 14.81 نکل آیا، 1.1248 سے ماں کا حصہ 16.66 میں تقسیم دیا تو 14.81 نکل آیا

تفصیل سمجھیں:

وراثت کی تقسیم:......شاہد کو اولاد کے ساتھ بیوی ہے

اس لئے بیوی کو 100 کا آٹھواں حصہ 12.5 ملے گا۔

دو بیٹیوں کو دو تہائی 100 میں سے 66.66 ملے گا

باپ اولاد کے ساتھ ہے، اس لئے 100 کا چھٹا حصہ 16.66 ملے گا

ماں اولاد کے ساتھ ہے، اس لئے 100 کا چھٹا حصہ 16.66 ملے گا

ان سب کا مجموعہ 112.48 ہوگیا

حساب اس طرح ہے 12.5+66.66+16.66+16.66=112.48

اب 100 سے بھی 12.48 زیادہ ہوگیا۔ اس کو عول کہتے ہیں

اب اس کا طریقہ یہ ہے کہ 112.48 کو 100 سے تقسیم دے دیں 1.1248 نکل جائے گا

اب 1.1248 سے ہر ایک کے حصے میں تقسیم دیں تو سب کا حصہ کم ہو جائے گا اور 100 پر آ جائے گا۔

1.1248 سے بیوی کا حصہ 12.5 میں تقسیم دیا تو 11.11 نکل آیا، یہ عول کے بعد حصہ ہوا

1.1248 سے دو بیٹیوں کا حصہ 66.66 میں تقسیم دیا تو 59.27 نکل آیا، یہ اب بیٹی کا حصہ ہوا

1.1248 سے باپ کا حصہ 16.66 میں تقسیم دیا تو 14.81 نکل آیا، یہ اب باپ کا حصہ ہوا

1.1248 سے ماں کا حصہ 16.66 میں تقسیم دیا تو 14.81 نکل آیا، یہ اب ماں کا حصہ ہوا

بیوی کا حصہ 11.11 کو 3500 ضرب دیا تو 38885 نکل آیا

دو بیٹیوں کا حصہ 59.27 کو 3500 میں ضرب دیا تو 207445 نکل آیا

باپ کا حصہ 14.81 کو 3500 میں ضرب دیا تو 51835 نکل آیا

ماں کا حصہ 14.81 کو 3500 میں ضرب دیا تو 51835 نکل آیا

مجموعہ 350000 روپئے ہوئے۔

﴿(15) بیوی ہو اور بھائی ہو ہو تو حساب کیسے بنے گا۔﴾

اصول :(۱) میت کا بیٹا نہ ہو، اور باپ نہ ہو، اور پوتا نہ ہو تو اب میت کے بھائی کو حصہ ملے گا اور وہ عصبہ بنے گا (۲) اور اگر بیٹا ہو، یا باپ ہو، یا پوتا ہو تو بھائی، بہن محروم ہو جاتے ہیں۔

شاہد کا انتقال ہوا اس کو 2 بھائی ہے، بیوی ہے، اور کوئی نہیں ہے، 450000 روپے چھوڑے اولاد نہیں ہے اس لئے بیوی کو چوتھائی 25 ملے گا، باقی تین چوتھائی 75 دو بھائیوں میں عصبہ کے طور پر تقسیم ہو جائے گا۔ مسئلہ اس طرح بنے گا۔

وراثت کی تقسیم: میت 100				
بیوی	کتنا بچا	بھائی	بھائی	
25	75	37.5	37.5	100 ہوا
جائداد کی تقسیم	450000÷100=4500 روپے 450000 کو 100 سے تقسیم دیا تو سو میں سے ایک حصہ 4500 کا ہوا بیوی کا حصہ 25 سے 4500 میں ضرب دیا تو 112500 نکلا ایک بھائی کا حصہ 37.5 سے 4500 میں ضرب دیا تو 168750 نکلا دوسرے بھائی کا حصہ 37.5 سے 4500 میں ضرب دیا تو 168750 نکلا مجموعہ 450000 روپیہ ہوا			

تفصیل سمجھیں

وراثت کی تقسیم :......شاہد کی بیوی ہے اور دو بھائی ہیں، اس لئے بیوی کے چوتھائی 25 لینے کے بعد باقی 75 دونوں بھائیوں کو عصبہ کے طور پر ملے گا

75 کو دو بھائی کے درمیان تقسیم کریں تو ہر ایک کو 37.5 ملے گا۔ روپیہ اوپر تقسیم کر دیا ہے۔

﴿(16) شوہر ہو اور بھائی ہو بہن ہو تو حساب کیسے بنے گا۔﴾

شاہدہ کا انتقال ہوا اس کو ایک بھائی ہے ایک بہن ہے، شوہر ہے، 450000 روپئے چھوڑے۔ اولاد نہیں ہے اس لئے شوہر کو آدھا 50 ملے گا، باقی آدھا 50 عصبہ کے طور پر بھائی اور بہن میں **للذکر مثل حظ الانثیین** کے اصول پر تقسیم ہوگا۔ مسئلہ اس طرح بنے گا۔

وراثت کی تقسیم: میت 100				
شوہر	کتنا بچا	بھائی	بہن	
50	50	33.34	16.66	100 ہوا

جائداد کی تقسیم	
	450000÷100=4500 روپئے 450000 کو 100 سے تقسیم دیا تو سو میں سے ایک حصہ 4500 کا ہوا شوہر کا حصہ 50 سے 4500 میں ضرب دیا تو 225000 نکلا ایک بھائی کا حصہ 33.34 سے 4500 میں ضرب دیا تو 150030 نکلا ایک بہن کا حصہ 16.66 سے 4500 میں ضرب دیا تو 74970 نکلا مجموعہ 450000 روپیہ ہوا

تفصیل سمجھیں

وراثت کی تقسیم:......شاہدہ کا شوہر ہے، اور اولاد نہیں ہے اس لئے اس کو آدھا یعنی 50 ملے گا۔ اور باقی 50 میں بھائی اور بہن عصبہ کے طور پر تقسیم کریں گے، بہن کو ایک تہائی 16.66 ملے گا، اور بھائی کو اس کا دوگنا 33.33 ملے گا۔

روپئے کی تقسیم اوپر دیا ہے اس کو دیکھ لیں۔

﴿(17) شوہر ہو اور ایک بہن ہو تو حساب کیسے بنے گا۔﴾

شاہدہ کا انتقال ہوا اس کو ایک بہن ہے، شوہر ہے، 450000 روپئے چھوڑے ہیں

اصول: اولاد نہیں ہے اس لئے شوہر کو آدھا 50 ملے گا، اور بہن کو بھی آدھا ملے گا۔

وراثت کی تقسیم: میت 100				
شوہر	ایک بہن			
50	50	100 ہوا		

جائداد کی تقسیم	
	450000÷100=4500 روپئے 450000 کو 100 سے تقسیم دیا تو سو میں سے ایک حصہ 4500 کا ہوا شوہر کا حصہ 50 سے 4500 میں ضرب دیا تو 225000 نکلا ایک بہن کا حصہ 50 سے 4500 میں ضرب دیا تو 225000 نکلا مجموعہ 450000 روپیہ ہوا

تفصیل سمجھیں

وراثت کی تقسیم:......شاہدہ کا شوہر ہے، اور اولاد نہیں ہے اس لئے اس کو آدھا یعنی 50 ملے گا۔

اور ایک بہن ہے اس لئے اس کو بھی آدھا 50 ملے گا، مجموعہ 100 ہوگا

روپئے کی تقسیم اوپر دیا ہے اس کو دیکھ لیں۔

مسئلہ عول کا بنے گا

﴿(18) شوہر ہو اور دو بہنیں ہیں ہو تو حساب کیسے بنے گا۔﴾

شاہدہ کا انتقال ہوا اس کو دو بہنیں ہیں اور، شوہر ہے، اور 450000 روپے چھوڑے ہیں

اصول: اولاد نہیں ہے اس لئے شوہر کو آدھا 50 ملے گا، اور دو بہنوں کو دو تہائی 66.66 ملے گا

وراثت کی تقسیم: میت 100				
	شوہر	دو بہنیں	کتنا ہوا	فیصد کیا ہو گا
حصے کے طور پر	50	66.66	116.66	1.1666
عول کے بعد	42.86	57.14	100 ہوا	

عول کیسے بنے گا	
	116.66 کو 100 سے تقسیم دیں تو 1.1666 سو میں سے ایک حصہ ہو گا 1.1666 سے ہر ایک کے حصے میں تقسیم دیں تو سب کا حصہ کم ہو جائے گا 1.1666 سے شوہر کا حصہ 50 میں تقسیم دیا تو 42.86 نکل آیا 1.1666 سے دو بہنوں کا حصہ 66.66 میں تقسیم دیا تو 57.14 نکل آیا مجموعہ 100 ہو گیا

جائداد کی تقسیم	450000÷100=4500 روپئے 450000 کو 100 سے تقسیم دیا تو سو میں سے ایک حصہ 4500 کا ہوا شوہر کا حصہ 42.86 سے 4500 میں ضرب دیا تو 192870 نکلا ایک بہن کا حصہ 57.14 سے 4500 میں ضرب دیا تو 257130 نکلا مجموعہ 450000 روپیہ ہوا

تفصیل سمجھیں

وراثت کی تقسیم:......شاہدہ کا شوہر ہے، اور اولاد نہیں ہے اس لئے اس کو آدھا یعنی 50 ملے گا۔

اور دو بہنیں ہیں اس لئے اس کو دو تہائی 66.66 ملے گا، مجموعہ 116.66 ہوگا

116.66 سو سے زاید ہے اس لئے مسئلہ عول کا بنے گا

حساب اس طرح ہے 50+66.66=116.66

اب 100 سے بھی 16.66 زیادہ ہو گیا۔ اس کو عول کہتے ہیں

اب اس کا طریقہ یہ ہے کہ 116.66 کو 100 سے تقسیم دے دیں 1.1666 نکل جائے گا

اب 1.1666 سے ہر ایک کے حصے میں تقسیم دیں تو سب کا حصہ کم ہو جائے گا اور 100 پر آجائے گا۔

1.1666 سے شوہر کا حصہ 50 میں تقسیم دیا تو 42.86 نکل آیا، یہ عول کے بعد حصہ ہوا

1.1666 سے دو بہنوں کا حصہ 66.66 میں تقسیم دیا تو 57.14 نکل آیا، اب بہنوں کا حصہ ہوا

شوہر کا حصہ 42.86 کو 4500 ضرب دیا تو 192870 نکل آیا

دو بہنوں کا حصہ 57.14 کو 4500 میں ضرب دیا تو 257130 نکل آیا

مجموعہ 450000 روپئے ہوئے۔

مسئلہ رد کا بنے گا

﴿(19) بیوی ہو اور دو بہنیں ہیں ہو تو حساب کیسے بنے گا۔﴾

اصول : اولاد نہیں ہیں اس لئے بیوی کو چوتھائی 25 ملے گا، اور دو بہنوں کو دو تہائی 66.66 ملے گا

شاہد کا انتقال ہوا اس کو دو بہنیں ہیں اور، بیوی ہے، اور، 450000 روپئے چھوڑے ہیں

وراثت کی تقسیم: میت 100				
	بیوی	دو بہنیں	کتنا ہوا	کتنا بچ گیا
حصے کے طور پر	25	66.66	91.66	8.34
رد کے طور پر	×	8.34		
مجموعہ	25	75	100 ہوا	

﴿رد کا حساب کیسے بنے گا﴾

بیوی کو 25 چوتھائی ملی۔۔ ان پر رد نہیں ہوگا

دو بہنوں کو دو تہائی 66.66 ملی۔۔۔ اس پر رد ہوگا

مجموعہ 91.66 ہوا

اب 100 میں سے 8.34 بچ گیا ہے

یہاں صرف دو بہنوں پر ہی رد ہوگا اس لئے 8.34 اس کو دے دیا۔

اب بہن کو حصے کا اور رد کا ملا کر 75 ہو گیا

جائداد کی تقسیم	450000÷100=4500 روپئے 450000 کو 100 سے تقسیم دیا تو سو میں سے ایک حصہ 4500 کا ہوا بیوی کا حصہ 25 سے 4500 میں ضرب دیا تو 112500 نکلا دو بہنوں کا حصہ 75 سے 4500 میں ضرب دیا تو 337500 نکلا مجموعہ 450000 روپیہ ہوا

تفصیل سمجھیں

وراثت کی تقسیم:......شاہد کی بیوی ہے، اور اولاد نہیں ہے اس لئے اس کو چوتھائی یعنی 25 ملے گا۔

اور دو بہنیں ہیں اس لئے اس کو دو تہائی 66.66 ملے گا، مجموعہ 91.66 ہوا

اور 8.34 بچ گیا اس لئے مسئلہ رد کا بنے گا

حساب اس طرح ہے 25+66.66=91.66

اب 8.34 بچ گیا یہ صرف بہنوں پر رد ہوگا، بیوی پر رد نہیں ہوگا، کیونکہ وہ نسب میں سے نہیں ہے چونکہ ایک ہی قسم کے لینے والے ہیں اس لئے فیصد نکالنے کی ضرورت نہیں ہے 8.34 دونوں بہنوں کو دے دو، اور دونوں بہنوں کو اس کا آدھا آدھا کر دیں

دو بہنوں کو پہلے ملا تھا 66.66 اب رد کے طور پر دیا 8.34 مجموعہ 75 ہو گیا

دو بہنوں کا حصہ 75 کو 4500 میں ضرب دیا تو 337500 نکل آیا

بیوی کا حصہ 25 کو 4500 میں ضرب دیا تو 112500 نکل آیا

مجموعہ 450000 روپئے ہوئے۔

﴿(20) بیوی ہواور دو بیٹیاں ہوں اور بھائی ہو ہوتو حساب کیسے بنے گا۔﴾

شاہد کا انتقال ہوا اس کو دو بیٹیاں ہیں، بیوی اور بھائی ہے اور 450000 روپئے چھوڑے ہیں

اصول: اولاد ہے اس لئے بیوی کو آٹھواں 12.5 ملے گا، اور دو بیٹیوں کو دو تہائی 66.66 ملے گی۔ اور باقی 20.84 حصے عصبہ کے طور پر بھائی کو ملے گا

وراثت کی تقسیم: میت 100				
بیوی	د بیٹیاں	کتنا ہوا	کتنا بچا	بھائی کو عصبہ کے طور پر ملا
12.5	66.66	79.16	20.84	20.84

جائدا کی تقسیم	
	450000÷100=4500 روپئے 450000 کو 100 سے تقسیم دیا تو سو میں سے ایک حصہ 4500 کا ہوا بیوی کا حصہ 12.5 سے 4500 میں ضرب دیا تو 56250 نکلا دو بیٹیوں کا حصہ 66.66 سے 4500 میں ضرب دیا تو 299970 نکلا بھائی کا حصہ 20.84 سے 4500 میں ضرب دیا تو 93780 نکلا مجموعہ 450000 روپیہ ہوا

تفصیل سمجھیں

وراثت کی تقسیم:......شاہد کی بیوی ہے، اور اولاد ہے اس لئے اس کو آٹھواں حصہ 12.5 ملے گا۔

اور دبیٹیاں ہیں اس لئے اس کو دو تہائی 66.66 ملے گا، مجموعہ 79.16 ہوا

اور 20.84 بچ گیا، یہ بھائی کو بطور عصبہ کے دیا جائے گا

حساب اس طرح ہے 12.5+66.66=79.16

اب 100 میں سے 79.16 گھٹ گیا تو 20.84 بچ گیا

اب 20.84 بھائی کو عصبہ کے طور پر دیا گیا، جو حدیث میں ہے

بیوی کا حصہ 12.5 کو 4500 میں ضرب دیا تو 56250 نکل آیا جو بیوی کا حصہ ہے

دو بیٹیوں کا حصہ 66.66 کو 4500 میں ضرب دیا تو 299970 نکل آیا جو بیٹیوں کا حصہ ہے

بھائی کا حصہ 20.84 کو 4500 میں ضرب دیا تو 93780 نکلا، جو بھائی کا حصہ ہے

مجموعہ 450000 روپئے ہوئے۔

﴿(21) بیوی ہو اور دو بیٹیاں ہوں اور بھتیجا ہو ہو تو حساب کیسے بنے گا۔﴾

شاہد کا انتقال ہوا اس کو دو بیٹیاں ہیں، بیوی اور بھتیجا ہے اور 450000 روپئے چھوڑے ہیں

اصول (۱) اولاد ہے اس لئے بیوی کو آٹھواں 12.5 ملے گا ا، اور دو بیٹیوں کو دو تہائی 66.66 ملے گا۔ اور جو بچے گا وہ بھتیجا کو عصبہ کے طور پر ملے گا

اصول (۲) چونکہ یہاں میت کا بیٹا بھی نہیں ہے اور باپ بھی نہیں ہے، اور بھائی بھی نہیں ہے اس لئے بھائی کی جگہ پر بھتیجا کو 20.84 حصہ عصبہ کے طور پر ملے گا،

وراثت کی تقسیم: میت 100				
بیوی	دو بیٹیاں	کتنا ہوا	کتنا بچا	بھتیجا کو عصبہ کے طور پر
12.5	66.66	79.16	20.84	20.84

جائداد کی تقسیم	450000÷100=4500 روپئے 450000 کو 100 سے تقسیم دیا تو سو میں سے ایک حصہ 4500 کا ہوا بیوی کا حصہ 12.5 سے 4500 میں ضرب دیا تو 56250 نکلا دو بیٹیوں کا حصہ 66.66 سے 4500 میں ضرب دیا تو 299970 نکلا بھتیجا کا حصہ 20.84 سے 4500 میں ضرب دیا تو 93780 نکلا مجموعہ 450000 روپیہ ہوا

تفصیل سمجھیں

وراثت کی تقسیم:......شاہد کی بیوی ہے، اور اولاد ہے اس لئے اس کو آٹھواں حصہ 12.5 ملے گا۔

اور دو بیٹیاں ہیں اس لئے اس کو دو تہائی 66.66 ملے گا، مجموعہ 79.16 ہوا

اور 20.84 بچ گیا، یہ بھتیجا کو بطور عصبہ کے دیا جائے گا

حساب اس طرح ہے 12.5+66.66=79.16

اب 100 میں سے 79.16 گھٹ گیا تو 20.84 بچ گیا

اب 20.84 بھتیجا کو عصبہ کے طور پر دیا گیا، جو حدیث میں ہے

بیوی کا حصہ 12.5 کو 4500 میں ضرب دیا تو 56250 نکل آیا جو بیوی کا حصہ ہے

دو بیٹیوں کا حصہ 66.66 کو 4500 میں ضرب دیا تو 299970 نکل آیا جو بیٹیوں کا حصہ ہے

بھتیجا کا حصہ 20.84 کو 4500 میں ضرب دیا تو 93780 نکلا، جو بھائی کا حصہ ہے

مجموعہ 450000 روپئے ہوئے۔

﴿(22) بیوی ہواور ایک بہن ہواور بھتیجا ہو ہوتو حساب کیسے بنے گا۔﴾

شاہد کا انتقال ہوا اس کو ایک بہن ہے، بیوی اور بھتیجا ہے اور 450000 روپے چھوڑے ہیں

اصول :(۱)اولاد نہیں ہے اس لئے بیوی کو چوتھائی 25 ملے گی ا،اور ایک بہن کو آدھا 50 ملے گا۔اور جو 25 بچے گا وہ بھتیجا کو عصبہ کے طور پر ملے گا

اصول (۲)چونکہ یہاں میت کا بیٹا بھی نہیں ہے اور باپ بھی نہیں ہے،اور بھائی بھی نہیں ہے اس لئے بھائی کی جگہ پر بھتیجا کو 25 حصہ عصبہ کے طور پر ملے گا،

وراثت کی تقسیم: میت 100				
بیوی	ایک بہن	کتنا ہوا	کتنا بچا	بھتیجا کو عصبہ کے طور پر
25	50	75	25	25

جائداد کی تقسیم	
	450000÷100=4500 روپئے 450000 کو 100 سے تقسیم دیا تو سو میں سے ایک حصہ 4500 کا ہوا بیوی کا حصہ 25 سے 4500 میں ضرب دیا تو 112500 نکلا ایک بہن کا حصہ 50 سے 4500 میں ضرب دیا تو 225000 نکلا بھتیجا کا حصہ 25 سے 4500 میں ضرب دیا تو 112500 نکلا مجموعہ 450000 روپیہ ہوا

تفصیل سمجھیں

وراثت کی تقسیم:......شاہد کی بیوی ہے،اور اولاد نہیں ہے اس لئے اس کو چوتھائی 25 ملے گی۔

اور ایک بہن ہے اس لئے اس کو آدھا 50 ملے گا، مجموعہ 75 ہوا

اور 25 بچ گیا، یہ بھتیجا کو بطور عصبہ کے دیا جائے گا

حساب اس طرح ہے 75=50+25

اب 100 میں سے 75 گھٹ گیا تو 25 بچ گیا

اب 25 بھتیجا کو عصبہ کے طور پر دیا گیا، جو حدیث میں ہے

بیوی کا حصہ 25 کو 4500 میں ضرب دیا تو 112500 نکل آیا جو بیوی کا حصہ ہے

ایک بہن کا حصہ 50 کو 4500 میں ضرب دیا تو 225000 نکل آیا جو بہن کا حصہ ہے

بھتیجا کا حصہ 25 کو 4500 میں ضرب دیا تو 112500 نکلا، جو بھائی کا حصہ ہے

مجموعہ 450000 روپئے ہوئے۔

نوٹ : اگر بیوی کے بجائے شوہر ہو اور ایک بہن ہو تو بھتیجا کو کچھ نہیں ملے گا، کیوں کہ شوہر کو آدھا 50 ملے گا اور ایک بہن کو آدھا 50 ملے گا تو مجموعہ 100 ہو جائے گا اس لئے بھتیجا کے لئے کچھ نہیں بچا، اسلئے اس کو کچھ نہیں ملے گا۔

اور شوہر کے ساتھ دو بہنیں ہوں تو بھتیجا کو اور بھی کچھ نہیں ملے گا، کیونکہ شوہر آدھا 50 اور دو بہنوں کی دو تہائی 66.66 مجموعہ 116.66 ہو گیا جو سو سے بھی زائد ہے اس لئے بھتیجا کے لئے کچھ نہیں بچا۔

﴿(23) بیوی ہواور دو بیٹیاں ہوں اور پوتا ہو ہوتو حساب کیسے بنے گا۔﴾

شاہد کا انتقال ہوا اس کو دو بیٹیاں ہیں، بیوی اور پوتا ہے اور 450000 روپے چھوڑے ہیں

اصــــول :(۱) اولاد ہے اس لئے بیوی کو آٹھواں 12.5 ملے گا ا، اور دو بیٹیوں کو دو تہائی 66.66 ملے گا۔ اور جو 20.84 بچے گا وہ پوتے کو عصبہ کے طور پر ملے گا

اصــول:(۲) چونکہ یہاں میت کا بیٹا بھی نہیں ہے اور باپ بھی نہیں ہے، اس لئے بیٹے کی جگہ پر پوتا کو عصبہ کے طور پر ملے گا

وراثت کی تقسیم: میت 100				
بیوی	دو بیٹیاں	کتنا ہوا	کتنا بچا	پوتا کو عصبہ کے طور پر
12.5	66.66	79.16	20.84	20.84

جائداد کی تقسیم	
	450000÷100=4500 روپے 450000 کو 100 سے تقسیم دیا تو سو میں سے ایک حصہ 4500 کا ہوا بیوی کا حصہ 12.5 سے 4500 میں ضرب دیا تو 56250 نکلا دو بیٹیوں کا حصہ 66.66 سے 4500 میں ضرب دیا تو 299970 نکلا پوتا کا حصہ 20.84 سے 4500 میں ضرب دیا تو 93780 نکلا مجموعہ 450000 روپیہ ہوا

تفصیل سمجھیں

وراثت کی تقسیم:......شاہد کی بیوی ہے،اور اولاد ہے اس لئے اس کو آٹھواں حصہ 12.5 ملے گا۔

اور دو بیٹیاں ہیں اس لئے اس کو دو تہائی 66.66 ملے گا، مجموعہ 79.16 ہوا

اور 20.84 بچ گیا، یہ پوتا کو بطور عصبہ کے دیا جائے گا

حساب اس طرح ہے 12.5+66.66=79.16

اب 100 میں سے 79.16 گھٹ گیا تو 20.84 بچ گیا

اب 20.84 پوتا کو عصبہ کے طور پر دیا گیا،

بیوی کا حصہ 12.5 کو 4500 میں ضرب دیا تو 56250 نکل آیا جو بیوی کا حصہ ہے

دو بیٹیوں کا حصہ 66.66 کو 4500 میں ضرب دیا تو 299970 نکل آیا جو بیٹیوں کا حصہ ہے

پوتا کا حصہ 20.84 کو 4500 میں ضرب دیا تو 93780 نکلا، جو بھائی کا حصہ ہے

مجموعہ 450000 روپئے ہوئے۔

مناسخہ کا مسئلہ

پرانے حساب میں مثلا چھ بطن ہیں تو تمام بطنوں کی وراثت تقسیم کرنے کے بعد جائداد تقسیم کرتے ہیں اس لئے مناسخہ کا مسئلہ مشکل ہو جاتا ہے،اور حساب بہت لمبا ہو جاتا ہے۔

ہماری اس ترتیب میں یہ ہے کہ وراثت تقسیم کرنے کے بعد ساتھ ہی جتنی جائداد ہے اس کو تقسیم کر دیں

،پھر جو پہلے بطن والے کو جائداد ملے گی وہی جائداد دوسرے بطن والے کو تقسیم کر دیں

پھر جو جائداد دوسرے بطن والے کو ملی وہی تیسرے بطن والوں پر تقسیم کر دیں

پھر جو جائداد تیسرے بطن والے کو ملی وہی چوتھے بطن والوں پر تقسیم کر دیں

پھر جو جائداد چوتھے بطن والے کو ملی وہی پانچویں بطن والوں پر تقسیم کر دیں

اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ پہلے بطن والوں کی عدد سو سے آگے نہیں جائے گی

،اور ہمیشہ 100 سے ہی مسئلہ بنائیں

تو مسئلہ بہت آسان ہو جائے گا،اور لمبا حساب کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

آگے مناسخہ کے طریقے کو غور سے دیکھیں۔

(24) مناسخہ کا سوال

(1 پہلا بطن) شاہد کا انتقال ہوا

اس نے بیوی راشدہ، بیٹا ساجد، بیٹا احمد، اور بیٹی خدیجہ چھوڑا

اور 5000000، پچاس لاکھ روپئے چھوڑے

(2 دوسرا بطن) ابھی حصہ تقسیم بھی نہیں ہوا تھا کہ بیٹا ساجد کا انتقال ہوا

اس نے ماں راشدہ، بھائی احمد، بہن خدیجہ، بیٹی مریم اور بیٹا عبد الرحیم چھوڑا

(3 تیسرا بطن) ابھی اس کا حصہ بھی تقسیم نہیں ہوا تھا کہ عبد الرحیم کا انتقال ہو گیا

اور دادی راشدہ، چچا احمد، پھوپھی خدیجہ، بہن مریم، بیٹا عبد الغفور، اور بیٹی سنجیدہ، اور بیوی سعیدہ چھوڑا

سوال یہ ہے کہ شاہد کے مال میں سے عبد الغفور، اور سنجیدہ کو کتنا ملے گا؟

پہلا بطن

(1) شاہد کا انتقال ہوا۔ وراثت کی تقسیم: میت 100			5000000 روپئے چھوڑے		
	بیوی راشدہ	کتنا بچا	بیٹا ساجد	بیٹا احمد	بیٹی خدیجہ
	12.5	87.5	35	35	17.5

﴿وراثت کی تقسیم کیسے ہوئی﴾

یہاں اولاد ہیں اس لئے بیوی راشدہ کو آٹھواں 12.5 ملے گا

100 میں سے 12.5 لینے کے بعد 87.5 باقی رہا جو بیٹا ساجد، بیٹا احمد، اور بیٹی خدیجہ عصبہ کے طور پر لیں گے اور آپس میں، للذکر مثل حظ الانثیین، کے طور پر تقسیم کریں گے۔

اب حساب کی سہولت کے لئے دو بیٹوں کو 4 بیٹی، مانا، اور ایک بیٹی پہلے سے تھی گویا کہ 5 بیٹی ہوئیں۔

اب 87.5 میں 5 سے تقسیم دیا تو 17.5 ایک بیٹی کو ملا، اور اس کا دوگنا 35 ایک بیٹے کو ملا

جائداد کی تقسیم	5000000 کو 100 سے تقسیم دیں تو ایک حصہ 50000 کا نکل جائے گا بیوی راشدہ کا حصہ 12.5 کو 50000 سے ضرب دیا تو 625000 نکل آیا بیٹا ساجد کا حصہ 35 کو 50000 سے ضرب دیا تو 1750000 نکل آیا بیٹا احمد کا حصہ 35 کو 50000 سے ضرب دیا تو 1750000 نکل آیا بیٹی خدیجہ کا حصہ 17.5 کو 50000 سے ضرب دیا تو 875000 نکل آیا مجموعہ 5000000 روپئے ہوئے

دوسرا بطن

(2) ابھی حصہ تقسیم بھی نہیں ہوا تھا کہ بیٹا ساجد کا انتقال ہوا

اس نے ماں راشدہ، بھائی احمد، بہن خدیجہ، بیٹی مریم اور بیٹا عبدالرحیم چھوڑا

ساجد کے حصے میں باپ کی جائداد میں سے 1750000 روپیہ آیا ہے

اصول : یہاں بیٹا عبدالرحیم عصبہ کے طور پر لینے والا موجود ہے اس لئے بھائی احمد، اور بہن خدیجہ کو کچھ نہیں ملے گا، صرف ماں راشدہ کو چھٹا حصہ 16.66 ملے گا، اور باقی مال بیٹا عبدالرحیم

اور بیٹی مریم کے درمیان عصبہ کے طور پر تقسیم ہو جائے گا

(2)ساجد کا انتقال ہوا۔ وراثت کی تقسیم: میت 100				1750000روپیہ پایا	
	ماں راشدہ	کتنا بچا	بیٹا رحیم	بیٹی مریم	
	16.66	83.34	55.56	27.78	100ہوا

﴿وراثت کی تقسیم کیسے ہوئی﴾

یہاں اولاد ہیں اس لئے ماں راشدہ کو چھٹا حصہ 16.66 ملے گا

100 میں سے 16.66 لینے کے بعد 83.34 باقی رہا جو بیٹا عبدالرحیم اور بیٹی مریم عصبہ کے طور پر لیں گے اور آپس میں ،للذکر مثل حظ الانثیین ، کے طور پر تقسیم کریں گے۔

اب حساب کی سہولت کے لئے ایک بیٹے کو 2 بیٹی، مانا ، اور ایک بیٹی پہلے سے تھی تو گویا کہ 3 بیٹی ہوئیں۔

اب 83.34 میں 3 سے تقسیم دیا تو 27.78 ایک بیٹی کو ملا، اس کا دوگنا 55.56 ایک بیٹے کو ملا

جائداد کی تقسیم	1750000 کو 100 سے تقسیم دیں تو ایک حصہ 17500 کا نکل جائے گا
	ماں راشدہ کا حصہ 16.66 کو 17500 سے ضرب دیا تو 291550 نکل آیا
	بیٹا الرحیم کا حصہ 55.56 کو 17500 سے ضرب دیا تو 972300 نکل آیا
	بیٹی مریم کا حصہ 27.78 کو 17500 سے ضرب دیا تو 486150 نکل آیا
	مجموعہ 1750000 روپئے ہوئے

(3) تیسرا بطن

(3) ابھی اس کا حصہ بھی تقسیم نہیں ہوا تھا کہ عبد الرحیم کا انتقال ہو گیا

اور دادی راشدہ، چچا احمد، پھوپھی خدیجہ، بہن مریم، بیٹا عبد الغفور، اور بیٹی سنجیدہ، اور بیوی سعیدہ چھوڑا۔ اور 972300 روپیہ باپ کی وراثت سے ملا ہے

سوال یہ ہے کہ شاہد کے مال میں سے عبد الغفور، اور سنجیدہ کو کتنا ملے گا؟

اصول: یہاں بیٹا عبد الغفور عصبہ موجود ہے اس لئے چچا احمد، پھوپھی خدیجہ، بہن مریم کو کچھ نہیں ملے گا

البتہ دادی راشدہ کو چھٹا ملے گا، کیونکہ ماں نہیں ہے

اور بیوی سعیدہ کو آٹھواں ملے گا، کیونکہ اولاد موجود ہے

ان دونوں کے لینے کے بعد جو باقی بچے گا وہ بیٹا عبد الغفور اور بیٹی سنجیدہ بطور عصبہ تقسیم کریں گے

(3) عبد الرحیم کا انتقال ہوا۔ وراثت کی تقسیم: میت 100				972300 روپیہ پایا	
دادی راشدہ	بیوی سعیدہ	کتنا بچا	بیٹا غفور	بیٹی سنجیدہ	
16.66	12.5	70.84	47.23	23.61	100 ہوا

﴿وراثت کی تقسیم کیسے ہوئی﴾

یہاں ماں نہیں ہے اس لئے دادی راشدہ کو چھٹا حصہ 16.66 ملے گا

اور بیوی سعیدہ کو آٹھواں حصہ 12.5 ملے گا

دونوں کا مجموعہ 29.16 ہوا، اور باقی 70.84 بچا

100 میں سے 29.16 لینے کے بعد 70.84 باقی رہا جو بیٹا عبدالغفور اور بیٹی سنجیدہ عصبہ کے طور پر لیں گے اور آپس میں ،للذکر مثل حظ الانثیین ، کے طور پر تقسیم کریں گے۔

اب حساب کی سہولت کے لئے ایک بیٹے کو 2 بیٹی، مانا، اور ایک بیٹی پہلے سے تھی تو گویا کہ 3 بیٹی ہوئیں۔

اب 70.84 میں 3 سے تقسیم دیا تو 23.61 ایک بیٹی کو ملا، اس کا دوگنا 47.23 ایک بیٹے کو ملا

جائداد کی تقسیم	972300 کو 100 سے تقسیم دیں تو ایک حصہ 9723 کا نکل جائے گا دادی راشدہ کا حصہ 16.66 کو 9723 سے ضرب دیا تو 161985 نکل آیا بیوی سعیدہ کا حصہ 12.5 کو 9723 سے ضرب دیا تو 121537 نکل آیا بیٹا غفور کا حصہ 47.23 کو 9723 سے ضرب دیا تو 459218 نکل آیا بیٹی سنجیدہ کا حصہ 23.61 کو 9723 سے ضرب دیا تو 229560 نکل آیا مجموعہ 972300 روپئے ہوئے

جواب غفور اور سنجیدہ کو یہ ملے گا۔

	بیٹا غفور کو شاہد کے 5000000 میں سے 459218 روپیہ ملے گا بیٹی سنجیدہ کو شاہد کے 5000000 میں سے 229560 روپیہ ملے گا مجموعہ 688778 روپیہ ہوا

پہلے ان لوگوں کو دیا تھا

کسکو کتنا ملا تھا	
	شاہد کا انتقال ہوا اور 5000000، پچاس لاکھ روپئے چھوڑے بیوی راشدہ کو شاہد کے 5000000 میں سے 1078535 روپیہ ملا ، بیٹا احمد کو شاہد کے 5000000 میں سے 1750000 روپیہ ملا بیٹی خدیجہ کو شاہد کے 5000000 میں سے 875000 روپیہ ملا مریم کو شاہد کے 5000000 میں سے 486150 روپیہ ملا سعیدہ کو شاہد کے 5000000 میں سے 121537 روپیہ ملا مجموعہ 4311222 روپیہ ہوا

بیٹا غفور اور سنجیدہ کو دیا 688778 روپیہ

اور راشدہ، احمد، خدیجہ، مریم، سعیدہ کا مجموعہ روپیہ ہوا 4311222 ہوا

سب کا مجموعہ ہوا 5000000 روپیہ ہوا

یہ یاد رہے کہ راشدہ کو پہلے شوہر کے حصے سے 625000 روپیہ ملا ہے

راشدہ کو بیٹے ساجد کے حصے سے 291550 روپیہ ملا ہے

راشدہ کو پوتے کے حصے سے 161985 روپیہ ملا ہے

مجموعہ 1078535 روپیہ ہوا

راشدہ کا حصہ جب بھی تقسیم ہوگا تو تینوں کا مجموعہ روپیہ 1078535 تقسیم ہوگا

﴿سراجی کا نچوڑ﴾

یہاں دوبارہ۔۔احوال وارثین۔عصبات۔ذوی الارحام۔ اور حجب، یہ سب سراجی کا نچوڑ ہیں۔

﴿احوال وارثین ایک نظر میں﴾

ذوی الفروض کے طور پر حصہ لینے والے 12 آدمی ہیں۔

ان میں سے 4 مرد ہیں اور 8 عورتیں ہیں۔

	حصہ لینے والے مرد			حصہ لینے والی عورتیں
1	شوہر		1	صلبی بیٹی
2	باپ		2	بیوی
3	دادا		3	ماں
4	ماں شریک بھائی		4	پوتی
			5	ماں باپ شریک بہن
			6	باپ شریک بہن
			7	ماں شریک بہن
			8	دادی

﴿ذوی الفروض کے طور پر 4 مردوں کے حصے﴾

(1) شوہر کی حالتیں : 2 ہیں

نمبر	کس حال میں کتنا ملے گا	کتنے حصے	بطور عصبہ
1	بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی نہ ہوں	آدھا ملے گا 50	×
2	بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی میں سے کوئی موجود ہو	چوتھائی ملے گی 25	×

(2) باپ کی حالتیں : 3 ہیں

نمبر	کس حال میں کتنا ملے گا	حصے	بطور عصبہ
1	جب بیٹا ہو یا پوتا ہو یا پر پوتا ہو۔	صرف چھٹا حصہ ملے گا 16.66	×
2	جب بیٹی، یا پوتی، یا پر پوتی ہو۔	چھٹا حصہ اور عصبہ کے طور پر 16.66	33.33
3	جب نہ بیٹا، نہ پوتا، نہ بیٹی، نہ پوتی ہو	صرف عصبہ کے طور پر تمام حصے	100

(3) دادا کی حالتیں : 4 ہیں

نمبر	کس حال میں کتنا ملے گا	حصے	عصبہ
1	جب بیٹا یا پوتا یا پر پوتا ہو	صرف چھٹا حصہ ملے گا 16.66	×
2	جب بیٹی یا پوتی ہو یا پر پوتی ہو	چھٹا حصہ بھی اور عصبہ کے طور پر 16.66	33.33
3	جب نہ بیٹا، نہ پوتا نہ بیٹی، نہ پوتی ہو	صرف عصبہ کے طور پر سب 16.66	×
4	جب باپ موجود ہو	دادا ساقط ہو جائے گا	×

(4) ماں شریک بھائی کی حالتیں : 3 ہیں۔

نمبر	کس حال میں کتنا ملے گا	کتنے حصے	بطور عصبہ
1	ایک بھائی ہو یا ایک بہن ہو	چھٹا حصہ 16.66	
2	بھائی بہن دونوں ہوں یا دو بھائی یا دو بہن ہوں	تہائی حصہ 33.33	
3	بیٹا یا پوتا یا باپ یا دادا ہو	ساقط ہو جائیں گے ×	

﴿ ذوی الفروض کے طور پر 8 عورتوں کے حصے ﴾

(1) صلبی بیٹی کی حالتیں : 3 ہیں

نمبر	کس حال میں کتنا ملے گا	کتنے حصے	بطور عصبہ
1	صرف ایک بیٹی ہو	آدھا ملے گا 50	×
2	دو یا اس سے زیادہ بیٹیاں ہوں	دو تہائی ملے گی 66.66	×
3	جب بیٹے کے ساتھ ہو	للذکر مثل حظ الانثیین	33.33

(2) بیوی کی حالتیں : 2 ہیں

نمبر	کس حال میں کتنا ملے گا	کتنے حصے	بطور عصبہ
1	بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی نہ ہوں	چوتھائی ملے گی 25	×
2	بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی میں سے کوئی موجود ہو	آٹھواں ملے گا 12.5	×

(3) ماں کی حالتیں : 8 ہیں

نمبر	کس حال میں کتنا ملے گا	کتنے حصے	
1	بیٹا یا بیٹی ہو	چھٹا حصہ 16.66	
2	پوتا یا پوتی، پر پوتا یا پر پوتی ہو	چھٹا حصہ 16.66	
3	حقیقی دو بھائی یا دو بہنیں ہوں	چھٹا حصہ 16.66	
4	علاتی یا اخیافی دو بھائی یا دو بہنیں ہوں	چھٹا حصہ 16.66	
5	اگر بیٹا یا پوتا یا دو بھائی یا دو بہنیں نہ ہوں	کل مال کی تہائی33.33	
6	اگر بیوی ہو تو اس کے لینے کے بعد اور باپ ہو	باقی مال کی تہائی33.33	
7	اگر شوہر ہو تو اس کے لینے کے بعد اور باپ ہو	باقی مال کی تہائی33.33	
8	اگر شوہر یا بیوی ہو اور دادا ہو	کل مال کی تہائی33.33	

(4)پوتی کی حالتیں : 6 ہیں

نمبر	کس حال میں کتنا ملے گا	کتنے حصے	بطور عصبہ
1	صرف ایک پوتی ہو اور بیٹی نہ ہو	آدھا ملے گا 50	×
2	دو یا اس سے زیادہ پوتیاں ہوں، جبکہ بیٹی نہ ہو	دو تہائی ملے گی66.66	×
3	صرف ایک بیٹی ہو اور پوتی ہو	چھٹا حصہ ملے گا16.66	×
4	دو یا اس سے زیادہ بیٹیاں ہوں	ساقط، کچھ نہیں ملے گا	×
5	دو بیٹیاں ہوں اور پوتی کے ساتھ پوتا ہو	مابقی بطور عصبہ ملے گا	33.33
6	جب بیٹا موجود ہو	ساقط، کچھ نہیں ملے گا	×

(5) ماں باپ شریک بہنوں کی حالتیں : 7 ہیں

نمبر	کس حال میں کتنا ملے گا	کتنے حصے	بطور عصبہ
	اگر ایک بہن ہو	آدھا ملے گا50	×
	اگر دو بہنیں ہوں	دو تہائی ملے گی66.66	×
	جب بہن کے ساتھ بھائی ہو	للذکر مثل حظ الانثیین ملے گا	33.33
	جب دو بیٹیاں ہوں	مابقی تہائی بطور عصبہ ملے گا	33.33
	جب دو یا اس سے زیادہ پوتیاں ہوں	مابقی تہائی بطور عصبہ ملے گا	33.33
	جب بیٹا یا پوتا ہو	ساقط، کچھ بھی نہیں ملے گا	×
	جب باپ یا دادا موجود ہو	ساقط، کچھ بھی نہیں ملے گا	×

(6) باپ شریک بہنوں کی حالتیں : 10 ہیں

نمبر	کس حال میں کتنا ملے گا	کتنے حصے	عصبہ
1	اگر صرف ایک بہن ہو	آدھا ملے گا50	
2	دو یا دو سے زیادہ بہنیں ہوں اور حقیقی بہنیں نہ ہوں	دو تہائی ملے گا66.66	
3	اگر ایک حقیقی بہن ہو	چھٹا حصہ ملے گا16.66	
4	اگر دو حقیقی بہنیں ہوں	ساقط، کچھ نہیں ملے گا×	
5	دو حقیقی بہنوں کے علاوہ باپ شریک بھائی ہو	مابقی للذکر مثل حظ الانثیین	33.33
6	دو بیٹیاں یا اس سے زیادہ ہوں	بطور عصبہ باقی	33.33
7	جب دو یا اس سے زیادہ پوتیان ہوں	بطور عصبہ باقی	33.33
8	بیٹا یا پوتا موجود ہو	ساقط، کچھ نہیں ملے گا×	
9	جب باپ یا دادا موجود ہو	ساقط، کچھ نہیں ملے گا×	
10	حقیقی بھائی موجود ہو	ساقط، کچھ نہیں ملے گا×	

(7)ماں شریک بہنوں کی حالتیں : 3 ہیں

نمبر	کس حال میں کتنا ملے گا	کتنے حصے	بطور عصبہ
1	اگر ایک بہن ہو	چھٹا حصہ ملے گا16.66	×
2	اگر باپ شریک بہن یا حقیقی بہن ہو	کچھ نہیں ملے گا×	×
3	اگر ایک بھائی یا ایک بہن سے زیادہ ہوں	تہائی میں شرکت33.33	×

(8) دادی کی حالتیں : 3 ہیں

نمبر	کس حال میں کتنا ملے گا	کتنے حصے	بطور عصبہ
1	ایک دادی ہو یا بہت اور ماں نہ ہو	چھٹا حصہ ملے گا16.66	
2	ماں ہوتو	ساقط، کچھ نہیں ملے گا×	
3	جبکہ دادا ہو	چھٹا حصہ ملے گا16.66	

﴿عصبات کی تفصیلات﴾

جو خود عصبہ بنتا ہو، جیسے بیٹا خود عصبہ ہے اس کو، عصبہ بنفسہ ، کہتے ہیں ۔

جو خود تو ذوی الفراض ہے، لیکن بیٹے کی وجہ سے یا بھائی کی وجہ سے عصبہ بنی ہے اس کو عصبہ بغیرہ ، کہتے ہیں

جو دوسروں کے ساتھ عصبہ بنتی ہے، جیسے بیٹی کے ساتھ ماں باپ شریک بہن عصبہ بنتی ہے اس کو عصبہ مع غیرہ، کہتے ہیں ۔

اور جو آزاد کرنے کی وجہ سے عصبہ بنے اس کو، عصبہ من جھۃ السبب ، کہتے ہیں ۔

پہلے کون عصبہ ہے اس کے بعد کون ہے اس ترتیب کے ساتھ یہاں 18 عصبہ بنفسہ کا ذکر ہے ۔

عصبہ بنفسہ 18 ہیں

نمبر	عصبہ پہلے کون ۔۔ بعد میں کون			عصبہ پہلے کون ۔۔ بعد میں کون
1	بیٹا		10	پھر ماں باپ شریک چچا
2	پھر پوتا		11	پھر باپ شریک چچا
3	پھر پر پوتا		12	پھر ماں باپ شریک چچا کا بیٹا
4	پھر باپ		13	پھر باپ شریک چچا کا بیٹا
5	پھر دادا		14	پھر باپ کا ماں باپ شریک چچا
6	پھر ماں باپ شریک بھائی		15	پھر باپ کا باپ شریک چچا
7	پھر باپ شریک بھائی		16	پھر باپ کے ماں باپ شریک چچا کا بیٹا
8	پھر ماں باپ شریک بھتیجا		17	پھر باپ کے باپ شریک چچا کا بیٹا
9	پھر باپ شریک بھتیجا		18	پھر دادا کا چچا

عصبہ بغیرہ 4 ہیں

	غیر کی وجہ سے عصبہ بنی ہے	حصے
1	بیٹی جبکہ بیٹا ساتھ ہو	33.33
2	پوتی جبکہ پوتا ساتھ ہو	33.33
3	حقیقی بہن جبکہ بھائی ساتھ ہو	33.33
4	باپ شریک بہن جبکہ بھائی ساتھ ہو	33.33

عصبہ مع غیرہ 4 ہیں

	غیر کے ساتھ عصبہ بنی ہے
1	بیٹی کے لینے کے بعد، ماں باپ شریک بہن کو ملے گا
2	بیٹی کے لینے کے، باپ شریک بہن کو ملے گا
3	پوتی کے لینے کے بعد، ماں باپ شریک بہن کو ملے گا
4	پوتی کے لینے کے بعد، باپ شریک بہن کو ملے گا

عصبہ من جہۃ السبب ۔2 ہیں

	آزاد کرنے کی وجہ سے عصبہ بنا ہے۔
1	آزاد کرنے والا آقا
2	آزاد کرنے والی سیدہ

﴿ذوی الارحام کیا ہیں﴾

یہ لوگ ذوی الفروض بھی نہیں ہیں اور عصبات بھی نہیں ہیں ۔لیکن ذوی الفروض اور عصبات میں سے کوئی لینے والا نہ ہو تو پھر ذوی الارحام کو وراثت دی جاتی ہے۔

یہ اس ترتیب کے ساتھ وارث بنیں گے۔ پہلے کو پہلے ملے گا، پہلا نہیں ہوگا تب دوسرے کو ملے گا

کس درجے کے ذوی الارحام ہیں	میت کی رشتہ داری کیا ہے
1: پہلے درجے کے ذوی الارحام ۔۔میت کا جز ہے ۔۔میت کے جز کا جز ہے	نواسا نواسی ۔۔بیٹی کی اولاد ہے بیٹے کی نواسا،نواسی ۔۔بیٹے کی بیٹی کی اولاد

2: دوسرے درجے کے ذوی الارحام ۔میت کی اصل	نانا۔نانی ۔۔ماں کا باپ،اور ماں

3: تیسرے درجے کے ذوی الارحام ۔۔میت کے اصل کی اولاد	بھانجا، بھانجی ۔۔میت کے باپ کی بیٹی کی اولاد بھتیجی ۔۔میت کے باپ کے بیٹے کی اولاد اخیافی بھتیجا،بھتیجی ۔۔میت کے باپ کے بیٹے کی اولاد

4: چوتھے درجے کے ذوی الارحام ۔۔میت کی اصل کی اصل کی اولاد	پھوپھی ۔۔میت کے دادے کی بیٹی ماں شریک چچا۔۔میت کے باپ کے ماں شریک بھائی ماموں ۔۔میت کے نانے کا بیٹا خالہ ۔۔میت کے نانے کی بیٹی

﴿حجب نقصان﴾

حجب نقصان کا مطلب یہ ہے کہ فلاں وارث نہ ہوتا تو زیادہ ملتا، لیکن وہ موجود ہے تو حصے کم ہو گئے، جیسے اولاد نہ ہو تو شوہر کو آدھا ملے گا لیکن اولاد کی وجہ سے شوہر کو چوتھائی ملے گی، تو یہ حجب نقصان ہوا۔

یہاں 5 آدمیوں کے بارے میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس کو فلاں وارث ہونے کی وجہ سے حصہ کم ملا ہے۔

نمبر	کس حال میں زیادہ ملتا ہے اور کس حال میں کم ہو جاتا ہے۔
1	شوہر کے ساتھ۔ اولاد نہ ہو تو آدھا ملے گا۔۔ اولاد ہو تو چوتھائی ملے گی
2	بیوی کے ساتھ۔ اولاد نہ ہو تو چوتھائی ملے گی۔۔ اولاد ہو تو آٹھواں ملے گا
3	ماں کے ساتھ۔ اولاد نہ ہو تو تہائی ملے گی۔۔ اولاد ہو تو چھٹا ملے گا ماں کے ساتھ۔ پوتا پوتی نہ ہو تو تہائی ملے گی۔۔ پوتا، پوتی ہو تو چھٹا ملے گا ماں کے ساتھ۔ پوتا پوتی نہ ہو تو تہائی ملے گی۔۔ پوتا، پوتی ہو تو چھٹا ملے گا
4	پوتی کے ساتھ۔ صلبی بیٹی نہ ہو تو آدھا ملے گا۔۔ صلبی بیٹی ہو تو چھٹا ملے گا پوتی کے ساتھ۔ دو بیٹیاں ہوں تو کچھ نہیں ملے گا۔۔ اور پوتا ہو تو عصبہ بنے گی
5	باپ شریک بہن کے ساتھ۔ حقیقی بہن نہ ہو تو آدھا ملے گا۔ اور وہ ہو تو چھٹا ملے گا باپ شریک بہن کے ساتھ۔ دو حقیقی بہن ہو تو کچھ نہیں ملے گا۔ لیکن بھائی ہو تو عصبہ بنے گی

﴿ حجب حرمان ایک نظر میں ﴾

حجب حرمان کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ایک تو یہ کہ دوسروں کو محروم کرتے ہیں لیکن خود وراثت سے محروم نہیں ہوتے۔ بلکہ حصے کے طور پر یا عصبہ کے طور پر مل ہی جاتی ہے۔ یہ چھ قسم کے لوگ ہیں جسکا ذکر آگے آرہا ہے۔

(۲) دوسری قسم وہ لوگ جو ہمیشہ کے لئے وراثت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ وہ پانچ قسم کے لوگ ہیں۔

(کسی حال میں محروم نہیں ہوتے 6 ہیں)

نمبر شمار	حصے دار	کس طرح ملتا ہے
1	بیٹا	ہمیشہ عصبہ کے طور پر لیتا ہے
2	باپ	حصے کے طور پر، اور کبھی عصبہ کے طور پر
3	شوہر	ہمیشہ حصے کے طور پر، عصبہ کے طور پر نہیں
4	بیٹی	حصے کے طور پر، اور اس کے ساتھ بیٹا ہو تو عصبہ کے طور پر
5	ماں	ہمیشہ حصے کے طور پر
6	بیوی	ہمیشہ حصے کے طور پر

(ہمیشہ محروم ہوتے ہیں 5 ہیں)

نمبر شمار	حصے دار	کس طرح ملتا ہے
1	کافر	مسلمان کا وارث نہیں ہوتا
2	قاتل	مقتول کا وارث نہیں ہوتا
3	غلام یا باندی	کسی کے وارث نہیں ہوتے
4	مرتد	کسی کا وارث نہیں ہوتا
5	اختلاف دارین	دار الاسلام والا دار الحرب والے کا وارث نہیں ہوگا۔

تمت بالخیر

اللہ تعالی اس کتاب کو قبولیت سے نوازے اور ذریعۂ آخرت بنائے۔اس کے طفیل سے ناچیز کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور کمی کوتاہی کو معاف فرمائے۔آمین یارب العالمین۔

Samiruddin Qasmi 70 Stamford Street, Oldtrafford, Manchester ,England, M16 9LL Tel (0044) 0161 2279577	ثمیرالدین قاسمی غفرلہ سابق استاد حدیث جامعہ اسلامیہ، مانچسٹر وچیرمین مون ریسرچ سینٹر، یوکے ۸/ ۴/ ۲۰۱۱ء

حضرت مولانا ثمیر الدین قاسمی صاحب دامت برکاتہم

کی اہم تصانیف

الشرح الثمیری علی المختصر للقدوری..................جلد اول

الشرح الثمیری علی المختصر للقدوری..................جلد دوم

الشرح الثمیری علی المختصر للقدوری..................جلد سوم

الشرح الثمیری علی المختصر للقدوری................جلد چہارم

اثمار الهداية علی الهدایہ..............................جلد اول

اثمار الهداية علی الهدایہ..............................جلد دوم

اثمار الهداية علی الهدایہ..............................جلد سوم

اثمار الهداية علی الهدایہ...........................جلد چہارم

اثمار الهداية علی الهدایہ..............................جلد پنجم

ثمرة النجاح علی نور الایضاح........................جلد اول

ثمرة النجاح علی نور الایضاح........................جلد دوم

ثمرة الفقه..............................نور الایضاح کا خلاصہ

ثمرة الميراث ....جو آپ کے ہاتھ میں ہے